

طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة
الله اكبر
بشرى الكئيب بلقاء الحبيب
دیدار حبیب
مؤلفہ
لامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
ادارہ تعمیر ضوۃ سواد اعظم موچی گیٹ لاہور

اہلِ ایمان کی موت کی افضلیت اور بعد الممات درجات
و منازل، مراتب و کرامات پر بے مثل تالیف

بشریٰ الکئیب بلقاء الحبیب

مع ترجمہ باسم تاریخی

ریاض المنیب بانعام اللبیب

۱۳ ھ ۸۳

المعروف بہ

دیدارِ حبیب

مؤلفہ
حضرۃ الامام علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ
فاضلِ جلیل مفتی حکیم سید غلام معین الدین صاحب نعیمی دامت برکاتہم

ناشر
ادارۂ نعیمیہ رضویہ "سوادِ اعظم" لال کھوہ، موچی گیٹ لاہور
مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور
قیمت (۷۵ پیسے) بارہ آنے

بار دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال الشیخ الامام العالم العلامۃ المحقق المدقق انجبہ الرحلۃ الفصیح خطیب الخطباء افصح البلغاء اوحد الاوان واعجوبۃ الزمان صدر المدرسین ولسان المتکلمین حجۃ الناظرین قامع المبتدعین عین الزمان حافظ عصرہ کان جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی الشافعی سقی اللہ قبرہ صوب الرحمۃ والرضوان ونفعنا والمسلمین ببرکتہ و ببرکات علومہ فی الدنیا والاٰخرۃ اٰمین بجاہ محمد واٰلہ اجمعین

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ھٰذا کتاب سمیتہ لبشریٰ الکئیب بلقاء الحبیب لخصتہ من کتابی الکبیر الذی الفتہ فی احوال البرزخ قصرتہ علی البشریٰ بما یلقاہ المؤمن عند موتہ وفی قبرہ من التکریم والترحیب وباللہ التوفیق۔

ذکر فضل الموت وانہ خیر من الحیاۃ

اخرج ابن المبارک فی الزھد وابن الدرداء فی ذکر الموت والطبرانی فی معجمہ الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عن الحسین ابن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الموت ریحانۃ المؤمن واخرج الضیاء عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت غنیمۃ المؤمن و اخرج احمد بن حنبل فی مسندہ وسعید ابن منصور فی سننہ بسند صحیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امّا بعد، یہ کتاب جسکا نام "بُشری الکئیب بلقاء الحبیب" یعنی شکستہ حالوں کیلیے محبوب سے ملنے کی بشارت ہے۔ دراصل میری اُس عظیم وکبیر کتاب کا یہ خلاصہ ہے، جسے میں نے احوالِ برزخ میں تالیف کیا تھا، اُن میں سے میں نے صرف اُن بشارات کو منتخب کرلیا ہے جنہیں مسلمان کے مرنے اور اُسے قبر میں دفن کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے انعام واکرام اور لطف وفضل ہونے کا بیان ہے۔ وباللہ التوفیق

موت زندگی سے افضل ہے

ابن المبارک "الزہد" میں، ابن ابی الدنیا "ذکرِ موت" میں، طبرانی "معجم کبیر" میں اور حاکم "المستدرک" میں بروایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا تحفہ موت ہے۔

اور دیلمی "مسند الفردوس" میں بروایت امام حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "موت مسلمان کیلیے خوشبودار پھول ہے" اور اسی میں اُم المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مسلمان کے لیے موت غنیمت ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ اپنی "مسند" میں، اور سعید ابن منصور اپنی "سنن" میں بسندِ صحیح، محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی آدم موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت فتنہ سے بہتر ہے۔ اور ابن المبارک "الزہد" میں، طبرانی "الکبیر" میں بروایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا مسلمان کا قید خانہ اور عمل کی جگہ ہے، پھر جب

عن محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکرہ ابن ادم الموت
والموت خیر لہ من الفتنۃ واخرج ابن المبارک فی "الزھد" والطبرانی
فی "الکبیر" عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الدنیا سجن المؤمن وسنتہ فاذا فارق الدنیا فارق السجن والسنۃ
واخرج ابن المبارک عن عبد اللہ بن عمرو قال الدنیا جنۃ الکافر وسجن
المؤمن وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسہ کمثل رجل کان فی سجن
فاخرج منہ فجعل ینقلب فی الارض ویتفسح فیہا واخرج ابن ابی شیبۃ
فی "المصنف" عن عبد اللہ بن عمرو قال الدنیا سجن المؤمن فاذا مات یخلی
سربہ یسرح حیث یشاء واخرج ابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابن مسعود
قال الموت تحفۃ لکل مسلم واخرج ابو نعیم عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الموت کفارۃ لکل مسلم واخرج ابن المبارک
وابن ابی شیبۃ عن الربیع بن خثیم قال مامن غائب ینتظرہ المؤمن خیر لہ
من الموت واخرج ابن المبارک عن مالک بن مغسول قال بلغنی ان اول
سرور یدخل علی المؤمن الموت لما یری من کرامۃ اللہ تعالی وثوابہ
واخرج احمد فی "الزھد" عن ابن مسعود قال لیس للمؤمن راحۃ دون
لقاء اللہ واخرج سعید بن منصور فی سننہ وابن جریر فی تفسیرہ
عن الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال مامن مؤمن الا والموت خیر لہ
فمن لم یصدقنی فان اللہ تعالی یقول وما عند اللہ خیر للابرار ولا تحسبن
الذین کفروا انما نملی لھم خیر الآیۃ واخرج عبد الرزاق فی تفسیرہ
وابن ابی شیبۃ والطبرانی والحاکم عن ابن مسعود قال مامن بر ولا فاجر
الا والموت خیر لہ من الحیاۃ ان کان برا فقد قال اللہ تعالی وما عند اللہ
خیر للابرار وان کان فاجرا فقد قال اللہ تعالی ولا تحسبن الذین کفروا

وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے، تو وہ قید و عمل سے رستگاری پا لیتا ہے۔ اور ابن المبارک بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، دنیا کافر کی جنت اور مومن کا قید خانہ ہے، اس دنیا سے مومن کے رخصت ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو قید خانہ سے نکال دیا جاتا ہے، اور پھر وہ زمین پر پھرے اور اس میں آزادانہ سیر کرے۔ اور ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، دنیا مسلمان کا قید خانہ ہے، پھر جب وہ مر جاتا ہے تو بند جگہ (سوراخ) سے نکل جاتا ہے، اور جہاں چاہتا ہے آسانی سے پھر سکتا ہے اور ابن ابی شیبہ، اور طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، موت ہر مسلمان کے لیے تحفہ ہے۔ اور ابو نعیم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان کیلئے موت کفارہ ہے اور ابن المبارک، اور ابن ابی شیبہ بروایت ربیع بن خثیم نقل کرتے ہیں کہ کوئی غائب شئے موت سے بہتر نہیں جسکا مسلمان انتظار کرے۔ اور ابن المبارک بروایت مالک بن مغول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مومن کے لیے سب سے پہلی مسرت و خوشی موت ہے، کیونکہ وہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا کرم اور اسکا ثواب دیکھے گا۔ اور امام احمد "الزہد" میں بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ فرمایا مومن کیلیے لقاءِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے۔ اور سعید بن منصور (اپنی سنن میں)، اور ابن جریر اپنی تفسیر میں بروایت سیدنا ابی الدرداء رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مومن کے لیے موت ہر حال میں بہتر ہے، اور ہر کافر کے لیے بھی موت بہتر ہے، لہٰذا جو میری تصدیق نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسکے لیے فرماتا ہے

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ (پ ۴ - ۱۴)	وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ہے۔

إنما نملی لھم خیر لأنفسهم. إنما نملی لهم لیزدادوا اثما ولهم عذاب
مهین وأخرج الطبرانی عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اللهم حبب الموت الی من یعلم انی رسولک وأخرج
الاصبهانی فی الترغیب عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له
ان حفظت وصیتی فلا یکون شیٔ احب الیک من الموت وأخرج احمد
فی الزهد وابن ابی الدنیا عن ابی الدرداء قال ما اهدی الی اخ هدیة
احب الی من السلام ولا بلغنی عنه خبراً احب من موته وأخرج ابن
ابی شیبة عن عبادة ابن الصامت رضی الله عنه قال اتمنی لحبیبی ان
یعجل موته وأخرج ابن ابی الدنیا عن محمد بن عبد العزیز التیمی قال
قیل لعبد الاعلی التیمی ما تشتهی لنفسک ولمن تحب من اهلک قال الموت
وأخرج ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عبید الله انه قال لمکحول اتحب الجنة
قال ومن لا یحب الجنة قال فاحب الموت فانک لن تری الجنة حتی تموت
وأخرج عن حبان ابن الاسود قال الموت خیر یوصل الحبیب الی الحبیب
وأخرج ابن ابی شیبة عن مسروق قال ما من شیٔ خیر للمؤمن
من لحد فمن لحد فقد استراح من هموم الدنیا وامن من عذاب الله
وأخرج ابن ابی شیبة عن طاؤس قال لا یحوز دین الرجل الا حفرته
وأخرج ابن المبارک عن عطیة قال انعم الناس جسد فی لحد قد
أمن من العذاب وأخرج ابن ابی الدنیا عن سفیان قال کان یقال
الموت راحة العابدین وأخرج الخطابی فی العزلة عن ربیعة بن
ذهیر قال قیل لسفیان الثوری کم تتمنی الموت وقد نهی عنه رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال لو سئلنی ربی لقلت یا رب لتقتی بک وخوفی من
الناس کانی لو خالفت واحدا فقلت حلوة وقال مرة تخفت ان یتعاطی دمی

فَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرًا ط | اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں وہ جو ہم انھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ انکے لیے بھلا ہے

اور عبدالرزاق اپنی تفسیر میں، اور ابن ابی شیبہ، طبرانی و حاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کوئی نیک و بد ایسا نہیں جسکے لیے زندگی سے بہتر موت نہ ہو اب اگر وہ نیک ہے تو اسکے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ" یعنی وہ جو اللہ کے پاس ہے نیکوں کیلیے بہتر ہے۔ اور اگر وہ بد ہے تو اسکے لیے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الآیہ (ترجمہ) اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ انکے لیے بھلا ہے۔ ہم تو اسی لیے انھیں ڈھیل دیتے ہیں کہ وہ اور گناہ میں بڑھیں، اور انکے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اور طبرانی بروایت ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے خدا اسکے لیے موت کو محبوب بنادے جو یہ جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں۔ اور اصبہانی "الترغیب" میں بروایت انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور نے حضرت انس سے فرمایا "اگر تم نے میری وصیت کو محفوظ رکھا تو کوئی چیز موت سے زیادہ پیاری معلوم نہ ہوگی۔ اور امام احمد "الزہد" میں بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میری طرف سلام بھیجنے سے بڑھ کر کوئی ہدیہ کسی بھائی کی طرف سے زیادہ محبوب نہیں ہے، اور نہ اسکی موت سے بڑھ کر کوئی خبر مجھے زیادہ محبوب ہے۔ اور ابن ابی شیبہ بروایت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے محبوب کے لیے تمنا کرتا ہوں کہ اسے موت جلد تر آسکے۔ اور ابن ابی الدنیا بروایت محمد بن عبدالعزیز تیمی نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ عبدالاعلیٰ سے پوچھا گیا کہ تم اپنے لیے کیا چاہتے ہو، اور اپنے گھر والوں کے لیے کیا چیز محبوب رکھتے ہو؟ فرمایا موت! اور ابو نعیم "حلیہ" میں بروایت ابن عبید اللہ نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے مکحول سے

وقال الخطابي انشد نا بعض اصحابنا المنصور بن اسمعيل قد قلت اذا مدحوا
الحياة فاكثروا في الموت الف فضيلة لا تعرف منها امان لقائه بلقائه وفراق
كل معاشر لا ينصف قال الخطابي يبكي الرجال على الحياة وقد افنى دموعي
شوقي الى الاجل اموت من قبل ان الدهر يعثر بي فانني ايد امنه على
رجل ذكر ان الموت انتقال من دار ضيقة الى دار واسعة قال العلماء الموت
ليس بعدم محض ولا فناء صرف وانما هو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقة
وحيلولة بينهما وتبدل حال وانتقال من دار الى دار واخرج عن بلال بن سعد
انه قال انكم لن تخلقوا للفناء وانما خلقتم للخلود والابد ولكنكم تنتقلون من
دار الى دار وقال ابن القاسم للنفس اربعة دور كل دار اعظم من التي قبلها
الاول بطن الام وذلك محل الضيق والحصر والغم والظلمات الثلاث والثانية
هي الدار التي نشأت فيها والفتها واكتسبت فيها الشر والخير والثالثة هي دار البرزخ
وهي اوسع من هذه الدار واعظم ونسبة هذه الدار اليها كنسبة البطن الى هذه
والرابعة هي دار القرار الجنة او النار ولها في كل دار من هذه الدور حكم و
شأن غير شأن الاخرى انتهى - واخرج ابن ابي الدنيا من مراسيل سليم بن
عامر الخبائري مرفوعا ان مثل المؤمن في الدنيا كمثل الجنين في بطن امه اذا خرج
من بطنها بكى على مخرجه حتى اذا رأى الضوء ورضع لم يحب ان يرجع الى مكانه
وكذلك المؤمن يجزع من الموت فاذا مضى الى ربه لم يحب ان يرجع الى الدنيا
كما لم يحب الجنين ان يرجع الى بطن امه - واخرج ايضا من مراسيل عمرو
بن دينار ان رجلا مات قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبح هذا
مرتحلا من الدنيا فان قد رضي فلا يسره ان يرجع الى الدنيا كما لا يسر احدكم
ان يرجع الى بطن امه واخرج الحكيم الترمذي في نوادر الاصول عن انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شبهت خروج ابن آدم من الدنيا

دریافت کیا کہ کیا تم جنّت کو محبوب رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا، کون ہے جو جنت کو محبوب نہیں رکھتا۔ اس پر فرمایا، تم موت کو محبوب جانو، کیونکہ تم جبتک موت کو نہ چکھو گے ہرگز جنت کو نہ دیکھ سکو گے۔ اور حبانؔ بن اسود سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا، موت بہتر ہے کیونکہ وہ مُحب کو محبوب سے ملاتی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ بروایت مسروق، نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مومن کے لیے لحد یعنی قبر سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لہٰذا جو لحد میں گیا وہ راحت میں پہنچگیا، اور دُنیا کے غموں سے چھُٹگیا، اور حق تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہوگیا۔ اور ابن ابی شیبہ بروایت طاؤس نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مسلمان کے دین کے لیے محفوظ جگہ اُسکی قبر ہے۔ اور ابنِ مبارک، عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، لوگوں میں سب سے زیادہ نعمت والا جسم قبر میں ہے، کیونکہ وہ عذاب سے محفوظ ہے۔ اور ابن ابی الدنیا سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہا جاتا ہے کہ موت سے عابدوں کی راحت ہے۔ اور خطابی "عزلہ" میں ربیعہ بن زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، حضرتِ سُفیانؔ ثوری رحمۃ اللہ سے کسی نے پوچھا آپ موت کی اتنی زیادہ کیوں خواہش و تمنا رکھتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، اگر حق تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا تو عرض کروں گا کہ اے رب تجھ پر بھروسہ رکھنے اور لوگوں کے خوف کی وجہ سے میں تمنا کرتا تھا، گویا کہ اگر کوئی میری مخالفت کرے تو میں کہوں شیریں بات کہی ہے، اور کڑوی کہوں تو مجھے خوف زدہ رہنا چاہیئے کہ کہیں وہ میرا خون نہ بہا دے۔ خطابی فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھیوں میں سے المنصور بن اسمٰعیل نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ جب لوگ زندگی کی تعریف کریں، تو تمہارا موت کو بکثرت یاد کرنا ہزار درجہ افضل ہے۔ تم نہیں جانتے کہ ایک فائدہ تو اس سے یہ ہے کہ موت کی ملاقات پر محبوب کی ملاقات موقوف ہے دوسرا فائدہ یہ کہ ایسے معاشرہ سے جدا ہو جاؤ گے جس میں حق و انصاف نہیں ہے

الا كمثل خروج الصبي من بطن امه من ذلك الغم والظلمة الى روح الدنيا
واخرج النسائى عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما على الارض من نفس تموت ولها عند الله خير تحب ان ترجع اليكم
ولها نعيم الدنيا وما فيها ـ

ذكر ما يلقاه المؤمن عند قبض روحه من الكرامة

اخرج احمد وابو داؤد والحاكم والبيهقي وغيرهم عن البراء بن عازب
رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان العبد المؤمن اذا كان
في انقطاع من الدنيا واقبال من الآخرة نزل اليه ملائكة من السماء
بيض الوجوه كان وجوههم الشمس معهم اكفان من اكفان الجنة وحنوط
من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يجيئ ملك الموت يجلس عند راسه
فيقول ايتها النفس المطمئنة اخرجي الى مغفرة من الله ورضوان فتخرج تسيل
كما تسيل القطرة من السقاء وان كنتم ترون غير ذلك فيخرجها فاذا اخرجها
لم يدعوها في يده طرفة عين فيجعلونها في تلك الاكفان والحنوط ويخرج منها
كما طيب نفحة مسك على وجه الارض فيصعدون بها فلا يمرون على ملأ
من الملائكة الا قالوا ما هذه الروح الطيبة فيقولون فلان ابن فلان باحسن
اسمائه التي كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا به الى السماء التي تليها حتى
ينتهي به الى السماء السابعة فيقول الله تعالى اكتبوا كتابه في عليين
واعيدوه الى الارض فيعاد روحه في جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان له من رَّبُّكَ وما دِينُكَ فيقول اللّٰهُ رَبِّيْ وَالاسلامُ دِيْنِيْ
فيقولانِ له مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ اِلَيْكُمْ وَفِيْكُمْ فيقولُ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ فيقولان
لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فيقولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ تَعَالىٰ وَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُهٗ فينادي منادٍ

خطابی فرماتے ہیں کہ لوگ زندگی پر روتے ہیں، اور میرے تو موت کے شوق میں آنسو ختم ہو چکے ہیں اس سے پہلے مر جاؤں کہ لوگ مجھے ٹھکرائیں۔ لہٰذا میں موت کو اس بنا پر یاد رکھتا ہوں کہ موت تنگ گھر سے وسیع گھر کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔
علماء فرماتے ہیں کہ موت نہ تو مکمل مٹاتی ہے اور نہ مکمل فنا کرتی ہے، موت تو صرف روح کا بدن سے تعلق ایسا منقطع کرتی ہے جسے نہ تو مکمل مفارقت کہہ سکتے ہیں، نہ مکمل حلول وملاپ کہہ سکتے ہیں، بلکہ انکے درمیان ہے، اور وہ ایک حال سے دوسرے حال، اور ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔
اور وہ بلال بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ تم فنا کے لیے ہرگز پیدا نہیں کیے گئے ہو، بلکہ ہمیشگی اور دائمی کے لیے پیدا کیے گئے ہو، البتہ تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے۔
اور ابنِ قاسم فرماتے ہیں کہ ہر جان کے لیے چار دور ہیں، اور ہر دور پہلے سے بڑا ہے، پہلا دور، ماں کا پیٹ ہے، یہ جگہ تینوں دوروں سے زیادہ تنگ، محدود، مجھول اور تاریک ہے۔ دوسرا دور، وہ گھر ہے جہاں تم پیدا ہوتے، اس سے الفت رکھتے اور اس میں نیک و بد عمل کرتے ہو۔ اور تیسرا دور، برزخ کا گھر ہے، وہ اس جہان سے بہت زیادہ وسیع، کشادہ، اور بڑا ہے۔ یہ جہانِ عالمِ برزخ، مقابلہ میں ماں کے پیٹ کی مانند ہے۔ چوتھا دور، وہ دار القرار ہے، خواہ وہ جنت ہو، یا جہنم یہ دور سابقہ تینوں دوروں سے بہت بڑا اور عظیم ہے۔
ابنِ ابی الدنیا مرسل احادیث کے ضمن میں سلیم بن عامر حبائری سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مومن کی مثال دنیا میں ایسی ہے جیسے جنین کی اپنی ماں کے پیٹ میں جب وہ اسکے بطن سے نکلتا ہے، تو اپنے نکلنے پر روتا ہے، پھر جب باہر کی روشنی کو دیکھتا ہے اور دودھ پیتا ہے، تو پھر پسند نہیں کرتا کہ اُسے اپنی سابق جگہ میں لوٹا دیا جائے۔

من السماء ان صدق عبدی فافرشوا لہ من الجنۃ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ
باباً الی الجنۃ فیأتیہ من ریحہا وطیبہا ویفسح لہ فی قبرہ مد بصرہ ویأتیہ
رجل حسن الثیاب طیب الرائحۃ فیقول لہ ابشر بالذی یسرک ھذا یومک
الذی کنت توعد فیقول لہ من انت فوجہک یجیٔ بالخیر فیقول انا عملک
الصالح فیقول رب اقم الساعۃ حتّٰی ارجع الی اھلی ومالی
واخرج ابن ابی الدنیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً ان المؤمن اذا احتضر
ورأی ما اعد اللہ لہ جعل یتہوع نفسہ من الحرص علی ان تخرج فھناک احب لقاء اللہ
واحب اللہ لقائہ وان الکافر اذا احتضر ورأی ما اعد لہ جعل یتبلع نفسہ کراھیۃ
ان تخرج فھناک کرہ اللہ لقائہ واخرج الطبرانی وابونعیم وابن منبہ کلاھما فی
المعرفۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابن الخزرجی عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ونظر الی ملک الموت عند رأس رجل من الانصار
فقال یا ملک الموت ارفق بصاحبی فانہ مؤمن فقال ملک الموت طب نفساً وقر عیناً
واعلم انی لکل مؤمن رفیق، واخرج ابن ابی الدنیا عن کعب ان ابراہیم علیہ السلام
قال لملک الموت ارنی صورتک التی تقبض بہا المؤمن فاراہ ملک الموت من النور والبہاء
والحسن فقال لو لم یر المؤمن عند موتہ من قرۃ العین والکرامۃ الا صورتک ھذہ
لکانت تکفیہ ، واخرج عبد الرحیم الاولی فی کتاب الاخلاص عن الضحاک قال اذا قبض
روح العبد المؤمن عرج بہ الی السماء فینطلق معہ المقربون ثم عرج بہ الی الثانیۃ
ثم الی الثالثۃ ثم الی الرابعۃ ثم الی الخامسۃ ثم الی السادسۃ ثم الی السابعۃ
حتّٰی ینتہوا الی سدرۃ المنتہی فیقولون ربنا عبدک فلان وھو اعلم بہ
فیأتیہ صک مختوم بامانہ من العذاب فذلک قولہ تعالیٰ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ
لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا عِلِّیُّوْنَ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ یَّشْہَدُہُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۔
واخرج ابونعیم وابن منبہ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ

اسی طرح مومن موت سے خوف کھاتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے رب کے حضور پہنچتا ہے تو وہ دنیا کی طرف پلٹنے کو پسند نہیں کرتا جسطرح کہ جنین پسند نہیں کرتا تھا کہ اپنی ماں کے پیٹ میں پلٹ کر جائے۔

یہ بھی مراسیل ہی کے ضمن میں انھوں نے عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ ایک شخص مر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ خوش نصیب ہے کہ دنیا سے کوچ کر گیا کیونکہ یہ راضی ہے، اب یہ پسند نہیں کریگا کہ پھر اسے دنیا میں لوٹایا جائے جسطرح کہ تم میں سے کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہیں پھر ماں کے پیٹ میں لوٹا جائے۔

اور الحکیم ترمذی "نوادر الاصول" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی آدم کا دنیا سے کوچ کرنا اسکے مشابہ ہے جیسے بچّہ کا اپنی ماں کے شکم کی اندھیری و تاریکی سے دنیا کی روشنی و ہوا میں آنا ہے۔

اور نسائی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین پر بسنے والی ہر جان کے لیے موت ہے، اور خدا کے حضور ایسی بہتر نعمتیں ہیں کہ تم اُس طرف جانے کو محبوب رکھو، وہاں اُسکے لیے دنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اِس سے بڑھ کر نعمت ہے۔

مسلمان کی قبضِ رُوح کیوقت انعام واکرام کا نزول

امام احمد، ابوداؤد، حاکم اور امام بیہقی وغیرہ براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان بندہ کیلیے جب اُسکے دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان سے شفاف چہرہ والے فرشتے اُترتے ہیں گویا کہ اُنکے چہرے آفتاب کی مانند ہیں، وہ جنتی لباس اور جنتی خوشبو لیے ہوئے ایک لمحہ کے لیے اُسکے پاس بیٹھتے ہیں، پھر ملک الموت آتا ہے،

عليه وسلم ان المؤمن اذا كان فی اقبال من الآخرة وادبار من الدنیا نزل
ملائکه من السماء کان وجوههم الشمس بکفنه وحنوطه من الجنة فيقعدون
حيث ينظر اليهم فاذا خرجت روحه صلى عليه كل ملك فى السماء والارض
واخرج احمد والنسائى وابن حبان والحاكم والبيهقى عن ابى هريرة
ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن اذا قبض اتته ملائكة الرحمة
بحريرة بيضاء فتخرج كالطيب واطيب من ريح المسك حتى انه يناوله
بعضهم بعضا فيسمونه باحسن الاسماء له حتى يأتوا به باب السماء فيقولون
ما هذه الريح التى جاءت من الارض وكلما اتوا سماء قالوا مثل ذلك حتى يأتوا
به ارواح المؤمنين فلم يكن لهم فرح افرح من احدهم عند لقياه ولا قدوم
على احد كما قدم عليهم فيسألونه ما فعل فلان ابن فلان فيقولون دعوه حتى
يستريح فانه كان فى غم الدنيا، واخرج البزار عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه
عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن اذا حضر اتته الملائكه بحريرة
فيها مسك وعنبر وريحان فتسل روحه كما تسل الشعرة من العجين
ويقال ايتها النفس المطمئنة اخرجى راضية مرضيا عليك الى روح الله
وكرامته فاذا اخرجت روحه وضعت على ذلك المسك والريحان
وطويت عليه الحريرة وذهب به الى عليين، واخرج الجونى فى تفسيره
عن ابن عباس فى قوله تعالى وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا قال ارواح المؤمنين لما عاينت
ملك الموت قال اخرجى ايتها النفس المطمئنة الى روح وريحان ورب غير
غضبان سبحت سبح الغائص فى الماء فرحا وشوقا الجنة فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا
يعنى تمشى الى كرامة الله عزوجل، واخرج هناد بن السرى فى كتاب الزهد
والطبرانى فى الكبير عن عبيد الله ابن عمر قال اذا توفى الله العبد ارسل الله
تعالى ملكين بخرقة من الجنة وريحان من الجنة فقالا ايتها النفس المطمئنة

وہ اُسکے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے ایتہا النفس المطمئنۃ اخرجی الیٰ مغفرۃ من اللہ ورضوان - یعنی اے جانِ مطمئن اللہ تعالیٰ کی مغفرت ورضامندی کی طرف باہر آ۔ پھر روح نکلنے کی اسطرح جیسے سقایہ سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے۔ اگر تم اُن فرشتوں کو اس مرنے والے کے سوا دیکھو تو انھیں نکالدو - پھر جب روح نکال لیتے ہیں تو ملک الموت کے ہاتھ میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں چھوڑتے، بلکہ روح کو فوراً لیکر جنتی لباس و خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ پھر اُسے لیکر نکلتے ہیں، گویا کہ نافۂ مشک کی خوشبو سے روئے زمین مہک رہی ہے - پھر اُسے آسمان پر لیجاکر فرشتوں کی جماعتوں پر گزرتے ہیں، ہر ایک جماعت پوچھتی ہے، یہ کس کی طیب روح ہے؟ یہ کہتے ہیں یہ روح فلاں ابنِ فلاں کی ہے - اور اُسکا نہایت بہترین طریق سے وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا، یہانتک کہ آسمان کی اُس حد تک لیجاتے ہیں جسے ساتواں آسمان کہتے ہیں، اُسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکے نامۂ اعمال کو علیین میں لکھو اور اسکی روح میں اسکے جسم میں لوٹا دو - پھر دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھلاتے ہیں، اور اُس سے سوال کرتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ یعنی تیرا رب کون ہے؟ وَمَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟ جواب میں وہ کہیگا، میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے پھر وہ دونوں فرشتے پوچھینگے مَاھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ اِلَیْکُمْ فِیْکُمْ یعنی تم اس ذاتِ کریم کے بارے میں کہتے ہو، جو تم میں سے تمہاری طرف مبعوث ہوا ہے؟ وہ کہیگا وہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - پھر وہ پوچھینگے، تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہیگا میں نے قرآنِ پاک پڑھا، اُس پر ایمان لایا اور اسکی تصدیق کی اُسوقت آسمان سے ندا کرنیوالا کہیگا، میرے بندہ نے سچ کہا، اسکے نیچے جنتی فرش بچھاؤ اور اسے جنتی لباس پہناؤ، اور ایک کھڑکی جنت کی طرف کھول دو، تاکہ جنت کی ہوائیں اور خوشبو میں اسے آئیں، اور حدِ نگاہ تک اس کی قبر کو کشادہ کرو - پھر ایک شخص عمدہ لباس پہنے

اخرجي الی روح وریحان ورب غیر غضبان اخرجي فنعم ما قدمت فتخرج کاطیب رائحة من المسك وجدها احدکم بانفه وعلی ارجاء السماء ملائکة یقولون سبحان الله لقد جاءنا من الارض الیوم روح طیبة فلا یمر بباب الا فتح له ولا ملك الا صلی علیه ویشیع حتی یؤتی به ربه فتسجد الملائکة قبله ثم یقولون ربنا هذا عبدك فلان توفیناه وانت اعلم به فیقول مروه بالسجود فتسجد النسمة ثم یدعی میکائیل فیقال اجعل هذه النسمة من انفس المؤمنین حتی اسألك عنها یوم القیمة فیؤمر لقبره فیفسح له طوله سبعین ذراعا وعرضه مثل ذلك فیبسطه فیه الحریر وان کان معه شيء من القرآن نوره والا جعل له نور مثل الشمس ثم یفتح له باب الی الجنة فلینظر الی مقعده فی الجنة بکرة وعشیا، واخرج سعید بن منصور فی سننه وابن ابی الدنیا عن الحسن قال اذا احتضر المؤمن حضره خمس مائة ملك فیقبضون روحه فیعرجون الی السماء الدنیا فتلقاهم ارواح المؤمنین الماضیة فیریدون ان یستخبروه فتقول الملائکة ارفقوا به فانه خرج من کرب عظیم ثم یستخبرونه حتی یستخبر الرجل عن اخیه وعن صاحبه فیقول هو کما عهدت منه، واخرج ابوداؤد الطیالسی فی مسنده وابن ابی شیبه والبیهقی عن ابی موسی الاشعری قال تخرج نفس المؤمن وهی اطیب ریحا من المسك فتصعد بها الملائکة الذین یتوفونها فتلقاهم الملائکة دون السماء فیقولون من هذا الذی معکم فیقولون فلان ویذکرونه باحسن عمله فیقولون حیاکم الله وحیا من معکم فتفتح له ابواب السماء فیصعد ونه من الباب الذی کان منه عمله فیشرق وجهه فیأتی الرب ولوجهه برهان مثل الشمس، واخرج ابن ابی الدنیا عن الضحاك فی قوله تعالی وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ قال الناس یجهزون بدنه والملائکة یجهزون روحه، واخرج ابن ابی شیبة

جس سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہونگی، آئے گا۔ وہ کہیگا، مبارک ہو آج وہ دن ہے جس دن کی تجھے خوشخبری اور وعدہ دیا گیا تھا۔ بندہ کہیگا، تو کون ہے جو اس بشارت کو لیکر آیا ہے؟ وہ کہیگا، میں تیرے نیک اعمال ہوں۔ پھر بندہ کہیگا، اے خدا قیامت قایم کر، اے رب قیامت قایم کر، تاکہ میں اپنی اہل و انجام کو پہونچوں۔

اور ابنِ ابی الدنیا رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ بندۂ مومن کو جب موت کا وقت آئیگا، اور وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو دیکھے گا، تو وہ اپنی جان کو اس خواہش میں اُگلنے کی کوشش کریگا کہ وہاں جلد تر پہنچے۔ اُسوقت وہ اللہ کے دیدار کو محبوب جانے گا اور اللہ تعالیٰ اُسکی لقاء کو محبوب رکھے گا۔ اور کافر کے جب مرنے کا وقت آتا ہے، اور حق تعالےٰ کے اُن وعدوں کو دیکھے گا، جو اُس کے لیے ہیں، تب وہ اپنی جان کو انتہائی ناگواری سے نگلنے لگا۔ اُسوقت وہ حق تعالیٰ کے دیدار کو ناپسند جانے گا اور حق تعالیٰ اُس سے ملنے کو ناپسند فرمائے گا۔

اور طبرانی، ابونعیم اور ابنِ منیہ "المعروفہ" میں جعفر بن محمد، وہ اپنے والد، وہ خزرجی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ ایک انصاری کے سرہانے ملک الموت پر نظر پڑی تو کہا، اے ملک الموت! میرے اس صحابی پر نرمی کرنا، کیونکہ یہ مومن ہے۔ ملک الموت نے عرض کی، آپ خوش رہیئے اور آپ کی چشمِ مبارک ٹھنڈی رہے، اور جان لیجئے کہ میں ہر مومن کا رفیق ہوں۔

اور ابنِ ابی الدنیا حضرتِ کعب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا، مجھے وہ صورت دکھاؤ جس سے تم مومن کی روح قبض کرتے ہو؟ اس پر ملک الموت نے انھیں نور، روشنی اور خوبصورتی دکھائی۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اگر کوئی مردِ مومن اپنی موت کے وقت آنکھوں کی ٹھنڈک اور کرامت کو نہ دیکھے، تو صرف تمہاری یہ صورت دیکھنا ہی اُسے بہت کافی ہے۔

عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یقبض المؤمن حتی یری من البشری فاذا
قبض نادی ولیس فی الدار دابۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وھی تسمع صوتہ الا الثقلین
الجن والانس تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع علی سریرہ قال ما ابطأ
ما تمشون فاذا ادخل فی لحدہ اقعد فاری مقعدہ من الجنۃ وما اعد اللہ
لہ وملئ قبرہ من روح وریحان ومسک فیقول یارب قدمنی فیقال ان لک
اخوۃ واخوات لم یلحقوا ولم قریر العین، واخرج ابن جریر وابن المنذر
فی تفسیرھما عن ابن جریج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا اذا عاین المؤمن الملائکۃ قالوا نرجعک الی الدنیا فیقول الی
دار الھموم والاحزان قدمانی الی اللہ تعالیٰ، واخرج المروزی فی الجنائز عن الحسن
ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال تخرج روح المؤمن فی ریحانۃ ثم قرأ فاما ان کان
من المقربین فروح وریحان وجنت نعیم، واخرج ابن جریج وابن ابی حاتم
عن قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ الروح والریحان
یلتقی بھما عند الموت المؤمن، واخرج ابن ابی الدنیا عن بکر بن عبید اللہ قال
اذا امر ملک الموت بقبض روح المؤمن اتی بریحان من الجنۃ فقیل لہ اقبض
روحہ فیہ، واخرج ابن ابی الدنیا عن ابی عمران الجونی قال بلغنا ان المؤمن
اذا حضر اتی بضبائر الریحان من الجنۃ فیجعل روحہ فیہا، واخرج ابن ابی الدنیا
عن مجاھد قال تنزع روح المؤمن فی حریرۃ من حریرۃ الجنۃ، واخرج ابن
جریر وابن ابی حاتم عن ابی العالیۃ قال لم یکن احد من المقربین یفارق
الدنیا حتی یوتی بغصن من ریحان الجنۃ فیشمہ ثم یقبض، واخرج ابن منیہ
عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یبشر بہ المؤمن
فی قبرہ ان یقال لہ ابشر برضاء اللہ والجنۃ قدمت خیر مقدم قد غفر اللہ لمن
یشیعک الی قبرک وصدق من شھد لک واستجاب لمن یستغفر لک، اخرج ابن دا

اور عبدالرحیم ارانی کتاب "الاخلاص" میں بروایت ضحاک نقل کرتے ہیں کہ فرمایا جب بندۂ مومن کی روح قبض کر لیجاتی ہے، تو اُسے آسمان پر لیجایا جاتا ہے، اور اُسکے ساتھ مقرب فرشتے ہمراہ چلتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے، پھر چوتھے، پھر پانچویں، پھر چھٹے، پھر ساتویں آسمان تک، یہانتک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک لیجاتے ہیں، اُسوقت وہ عرض کرتے ہیں" اے ہمارے رب! تیرا یہ فلاں بندہ ہے۔ حالانکہ حق تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ وہاں مُہر شدہ قبالہ عذاب سے نجات کا ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بات حق تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے۔ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ الآیہ (پ ۳۰ سورۂ مطففین)

ترجمہ:- ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت سب سے اُونچے محل علیین میں ہے" اور تو کیا جانے کہ علیین کیسی ہے" وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ ہے کہ مقرب جسکی زیارت کرتے ہیں"

اور ابو نعیم اور ابن المنیہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندۂ مومن کے جب دنیا کے چھوڑنے اور آخرت کی طرف جانے کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان سے فرشتے اس شان سے اُترتے ہیں کہ اُن کے چہرے آفتاب کی مانند چمکتے ہوتے ہیں، اُنکے ساتھ جنتی لباس اور خوشبو ہوتی ہے، پھر وہ اُسکے پاس بیٹھ جاتے ہیں" اور وہ مردِ مومن اُنھیں دیکھتا رہتا ہے۔ پھر جب اُسکی رُوح جسم سے نکل آتی ہے، تو آسمان و زمین کا ہر فرشتہ اُس پر نزولِ رحمت کی دُعا کرتا ہے۔

اور امام احمد و نسائی اور ابن حبان و حاکم اور امام بیہقی حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردِ مومن کی قبضِ روح کیوقت رحمت کے فرشتے سفید حریر کے لباس کے ساتھ آتے ہیں، جسکی خوشبو مشک ناب کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ مہک رہی ہوگی، یہانتک کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کرائینگے، اور بہترین ناموں کے ساتھ تعارف کرائینگے۔ پھر جب آسمانِ اول پر لیکر جائینگے، تو وہاں کے فرشتے کہینگے کہ زمین سے یہ کیسی پاکیزہ خوشبو آرہی ہے۔ جب بھی وہ کسی آسمان سے گزرینگے

عن ابی مسعود قال اذا اراد الله قبض روح المؤمن اوحی الی ملک الموت اقرئه
منی السلام فاذا جاء ملک الموت يقبض روحه قال له ربك يقرئك السلام
واخرج ابن ابی شیبه والحاکم صححه والبیهقی فی شعب الایمان وابن منده عن
محمد القرظی قال اذا استلقت نفس العبد المؤمن جاء ملک الموت
فقال السلام علیک یا ولی الله الله یقرئك السلام ثم قرأ هذه الآية
اَلَّذِيْنَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، واخرج ابو نعيم فی الحلية
عن مجاهد قال ان المؤمن ليبشر بصلاح ولده من بعده لتقر عينه، واخرج
ابن ابی شیبة وابن منده عن الضحاك فی قوله تعالی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قال يعلم این هو قبل الموت، واخرج البیهقی عن
مجاهد فی قوله تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
قال ذلك عند الموت، واخرج ابن ابی حاتم عن مجاهد فی الآية قال اَلَّا تَخَافُوْا
وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا ای لا تخافوا مما تقدمون علیه من الموت وامر الآخرة
ولا تحزنوا علی ما خلفتم من امر الدنیا من ولد واهل ودین فانا نستخلفکم فی ذلك
كله، واخرج ابن ابی حاتم عن زید بن اسلم قال یؤتی المؤمن عند الموت
فيقال له لا تخف مما انت قادم علیه فیذهب خوفه ولا تحزن علی الدنيا
ولا علی اهلها وابشر بالجنة فیذهب خوفه ولا تحزن علی الدنیا فیموت وقد
اقر الله عينه واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن انه سئل عن قوله تعالی
يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً قال ان الله اذا اراد قبض
روح عبده المؤمن اطمأنت النفس الی الله تعالی واطمأن الله اليها
وقال البیهقی فی المشیخة البغدادیة سمعت اباسعید والحسن
ابن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن الحسن الواعظ یقول سمعت ا

تو یہی کہینگے، یہانتک کہ مومنین کی ارواح کے پاس لائینگے، تو اُن میں ہر ایک فرد اُسکی ملاقات سے از حد خوش ہوگا، اور ہر ایک آگے بڑھ کر اُسکی پیشوائی کریگا۔ پھر وہ اسکے بارے میں دریافت کرینگے کہ فلاں بن فلاں کو کیسا پایا، وہ کہیگا اُسے بلایا گیا اُس نے دنیا کے غموں سے خلاصی کے لیے جانے پر اظہارِ مسرّت کیا۔

اور بزار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ مومن کے انتقال کے وقت فرشتے حریر لیکر آئینگے جس میں مُشک و عنبر اور ریحان کی خوشبو بسی ہوگی۔ اور اُسکی رُوح اسطرح نکالینگے جسطرح آٹے میں سے بال نکالا جاتا ہے، اور کہا جائیگا اے نفسِ مطمئنہ رضا و خوشی کے ساتھ باہر آ، تجھ پر خدا کی رحمت و بخشش ہے۔ پھر جب وہ اُسکی رُوح نکال لیتے ہیں، تو مشک و ریحان میں رکھ کر اُس پر حریر کو لپیٹ دیتے ہیں اور علّیین لیجاتے ہیں۔

اور انجوی اپنی تفسیر میں حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بتحتِ آیتِ کریمہ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا نقل کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا کہ مومنوں کی روحوں کو جب ملک الموت دیکھتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ اے نفسِ مطمئنہ مشک و ریحاں کی طرف آ، اور حق تعالیٰ ناراض نہیں ہے، تو وہ روح پانی میں تیرتی ہوئی نکلتی ہے، اور جنت کے شوق میں دوڑ دوڑ کر اللہ عزوجل کے کرم کی طرف چلتی ہے۔

اور ہناد بن سری "کتاب الزہد" میں، طبرانی "الکبیر" میں حضرت عبید اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو موت دیتا ہے، تو دو فرشتوں کو جنتی لباس اور جنتی خوشبو کے ساتھ بھیجتا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں، اے نفسِ مطمئنہ! روح و ریحان اور خدا کی رضامندی کی طرف آ۔ کیا خوب ہے جو نکلتی ہے، گویا کہ پاکیزہ خوشبو مانند مشک کے نکلی ہے، جسے ہر ایک سونگھنے کی کوشش کرے۔ پھر وہ فرشتوں کی آسمانی جماعت میں لیجائینگے۔ وہ کہینگے سبحان اللہ زمین سے کیسی پاکیزہ روح آج آئی ہے۔

يقول رأيت فی بعض الكتب ان الله تعالیٰ يظهر علیٰ كف ملك الموت
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بخط من النور ثم يأمره ان يبسطه كفيه
للعارف فی وقت وفاته فيريه تلك الكتابة فاذا رأتها روح العارف
صارت اليه فی اسرع من طرفة العين وفی الفردوس عن ابن عباس مرفوعاً
ولم يسنده ولده اذا امر الله تعالیٰ ملك الموت لقبض ارواح من استوجب
النار من مذنبی امتی قال بشرهم بالجنة بعد انتقام كذا وكذا علی قدر
مايعملون يحبسون فی النار فالله سبحٰنه ارحم الراحمين۔

ذكر ملاقاة الارواح للميت اذا خرجت روحه واجتماعهم به وسؤالهم له

أخرج الطبرانی فی "الاوسط" عن ابی ايوب الانصاری ان رسول الله
صلی الله عليه وسلم قال ان نفس المؤمن اذا قبضت تلقاها اهل الرحمة
من عباد الله تعالیٰ كما يلقون البشير من اهل الدنيا ويقولون انظروا
صاحبكم يستريح فانه كان فی كرب شديد ثم يسألونه ما فعل
فلان وفلانة تزوجت، وأخرج البزار بسند صحيح عن ابی هريرة
يرفعه ان المؤمن اذا نزل به الموت ويعاين مايعاين يود لو خرجت نفسه
والله يحب لقائه وان المؤمن تصعد روحه الی السماء فتأتيه ارواح
المؤمنين فيستخبرونه عن معارفهم من اهل الدنيا، وأخرج
بن عبد الله بن عمرو قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان روحی
المؤمنين ليلتقيان مسيرة يوم وما رأی احدهما صاحبه قط
وأخرج ابن ابی الدنيا عن ابن لبيبة قال لما مات بشر بن البراء ابن
معرور وجدت عليه امه وجدا شديدا فقالت يا رسول الله لا يزال

پھر آسمان کے سارے دروازے کھول دیئے جائینگے، اور ہر فرشتہ اُس پر رحمت کی دعا کرتا ہوا مشایعت کریگا، یہانتک کہ اُسے اپنے رب کے حضور لائینگے، اور اُسکے حضور سجدہ کر کے عرض کرینگے :- اے رب! یہ تیرا فلاں بندہ ہے جسکی رُوح قبض کر کے لائے ہیں اور تو اسے خوب جانتا ہے - اللہ تعالیٰ فرمائیگا، اسے سجدہ کرنے دو - پھر نسمہ یعنی روح سجدہ کریگی - پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جائیگا، اُن سے کہا جائیگا، اس روح کو مومنوں کی ارواح کے ساتھ رکھو، اُسوقت تک جبتک کہ میں تم سے قیامت کے دن اسکے بارے میں دریافت کروں - پھر قبر کو حکم ہوگا وہ اسکے لیئے ستر گز لمبی اور اتنی ہی چوڑی کشادہ ہو جائیگی، اسکے نیچے حریر کا فرش ہوگا، اگر اسکے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حصہ ہے، تو قرآن اُسکا نور ہو جائیگا، ورنہ اُسکے لیے آفتاب کی مانند روشنی کر دی جائیگی پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائیگی، وہ صبح و شام جنت میں اپنے مسکن کو دیکھتا رہیگا۔

اور سعید ابنِ منصور اپنی سُنن میں، اور ابنِ ابی الدنیا حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب مومن کے مرنے کا وقت آتا ہے، تو پانچسو فرشتے اُسکے پاس آتے ہیں، وہ اُسکی رُوح کو قبض کرتے ہیں، پھر وہ آسمانِ دنیا کی طرف لیجاتے ہیں، وہاں گزشتہ مسلمانوں کی روحیں اُس سے ملاقات کرتی ہیں، وہ ارادہ کرینگے کہ اس سے دنیا کی خبریں دریافت کریں، تو فرشتے کہینگے، اس پر نرمی کرو، کیونکہ یہ ابھی سخت تکلیف کی جگہ سے نکل کر آیا ہے - کچھ عرصہ بعد اس سے خبریں دریافت کرینگے، یہانتک کہ اُس سے اپنے بھائی اور ہمنشین کے بارے میں بھی پوچھینگے، تو وہ کہے گا وہ ویسے ہی ہیں جیسے تم نے اُسے چھوڑا ہے -

اور ابو داؤد طیالسی اپنی مُسند میں، اور ابنِ ابی شیبہ، اور امام بیہقی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مسلمان کی روح اس شان سے نکلے گی کہ وہ مُشک سے زیادہ پاکیزہ خوشبودار ہوگی - پھر اُسے فرشتے آسمان پر لیجائینگے وہاں

الھالك يهلك من بنی سلمة فهل تتعارف فارسل الی البشر السلام قال نعم والذی نفسی بیدہ انهم ليتعارفون كما يتعارف الطير فی رؤس الشجر وكان لا يهلك هالك من بنی سلمة الا جاءته ام البشر فقالت يا فلان عليك السلام فيقول وعليك فتقول اقرأ على البشر السلام واخرج ابن ابی الدنيا عن سعيد بن جبير قال اذا مات الميت استقبله ولده كما يستقبل الغائب، واخرج ابن ابی الدنيا عن ثابت البنانی قال بلغنا ان الميت اذا مات احتوشته اهله واقاربه الذين تقدموه من الموتی فلهم افرح به وهو افرح بهم من المسافر اذا قدم الی اهله -

ذکر معرفة الميت لمن يغسله ويجهزه

اخرج احمد والطبرانی فی الاوسط وابن ابی الدنيا وابن منده عن ابی سعيد الخدری ان النبی صلی الله عليه وسلم قال ان الميت يعرف من يغسله ويحمله ومن يكفنه ويدليه فی حفرته، واخرج ابو نعيم فی الحلية عن عمرو بن دينار قال ما من ميت يموت الا وروحه فی يد ملك ينظر الی جسده كيف يغسل وكيف يكفن وكيف يمشی به ويقال له وهو علی سريره اسمع ثناء الناس عليك، واخرج ابن الدنيا عن سفيان قال ان الميت ليعرف كل شیء حتی انه ليناشد غاسله بالله الا خففت علی غسلی قال ويقال له وهو علی سريره اسمع ثناء الناس عليك، واخرج ابن ابی الدنيا عن بكر المزنی قال حدثت ان الميت ليستبشر بتعجيله الی المقابر، واخرج عن ايوب قال يقال من كرامة الميت علی اهله تعجيله الی حفرته -

ذکر بکاء السماء والارض علی المیت

اخرج الترمذی وابو يعلی وابن ابی الدنيا عن انس ان النبی صلی الله عليه وسلم

بقیہ آسمانی فرشتے پوچھینگے، یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرشتے جواب دینگے کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، اور اُسکے اعمالِ حسنہ کا تذکرہ کرینگے۔ اس پر وہ کہینگے کہ تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ پھر وہ دروازہ کھولدیا جائیگا، جہاں اُسکے محل ہیں، اِس سے اُسکا چہرہ روشن ہو جائیگا۔ اسکے بعد رب کے حضور لایا جائیگا درآنحالیکہ اُسکا چہرہ آفتاب کی مانند روشن ہوگا۔

اور ابن ابی الدنیا، ضحاک سے بتحت آیتِ کریمہ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (یعنی پنڈلی سے پنڈلی ملائی جائیگی) نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ لوگ اسکے بدن کی تجہیز کرینگے، اور فرشتے اُس کی رُوح کی تجہیز کرینگے۔

اور ابن ابی شیبہ سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان کی روح بشارتوں کے دیکھنے کے بعد قبض ہوتی ہے۔ پھر جب اُسکی روح قبض ہوتی ہے تو وہ ندا کرتا ہے، اور اُس ندا کو جن و انس کے سوا، جہان میں ہر چھوٹا بڑا جاندار سنتا ہے وہ کہتا ہے "مجھے ارحم الراحمین کے حضور جلدی سے لیجاؤ" پھر جب اُسے تخت پر رکھتے ہیں تو کہتا ہے "کیوں دیر کرتے ہو چلتے کیوں نہیں" پھر جب اُسے قبر میں رکھدیتے ہیں تو اُسے بٹھایا جاتا ہے، اور اُسے جنت میں اُسکا مسکن اور جو حق تعالیٰ نے اُسکے لیے وعدہ فرمایا ہے دکھایا جاتا ہے، اور اُسکی قبر کو خوشبو پھول اور مشک سے بھر دیا جائیگا۔ اُسوقت وہ کہیگا اے میرے رب! مجھے آگے جانے دے، تو اُس سے کہا جائے گا، تمہارے بھائی اور بہنیں ابھی نہیں پہنچے ہیں، اب تم آنکھوں کی ٹھنڈک میں سو جاؤ۔

اور ابن جریر و ابن المنذر اپنی تفسیروں میں حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب مومن فرشتوں کو دیکھے گا، تو فرشتے کہینگے، کیا تم دنیا میں جانا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا میں غم و خوف کی دنیا میں جانا نہیں چاہتا، مجھے رب تبارک و تعالیٰ کے حضور لیجاؤ۔

قال ما من انسان الا له بابان فى السماء باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه
فاذا مات العبد المؤمن بكيا عليه، واخرج ابن ابى الدنيا عن على بن ابى طالب قال ان المؤمن
اذا مات بكى عليه مصلاه فى الارض ومصعد عمله فى السماء، واخرج ابو نعيم عن عطاء الخراسانى
قال ما من عبد يسجد لله سجدة فى بقعة من بقاع الارض الا شهدت له يوم
القيمة وبكت عليه يوم يموت، واخرج ابن عدى فى الكامل وابن منده و
ابن عساكر فى تاريخه عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان
المؤمن اذا مات تجملت المقابر بموته فليس منها بقعة الا وهى تتمنى ان يدفن فيها۔

ذكر تخفيف ضغطة القبر على المؤمن

اخرج البيهقى وابن منده عن سعيد بن المسيب ان عائشة رضى الله
تعالى عنها قالت يا رسول الله انك منذ حدثتنى بصوت منكر ونكير وضغطة القبر
ليس ينفعنى شئ قال يا عائشة ان صوت منكر ونكير فى اسماع المؤمنين
كالاثمد فى العين وضغطة القبر على المؤمنين كالام الشفيقة يشكو اليها
ابنها الصداع فتغمز رأسه غمزا رفيقا ولكن يا عائشة ويل للشاكين
فى الله كيف يضغطون فى قبورهم كضغطة الصخرة على البيضة
واخرج ابن ابى الدنيا عن محمد التيمى قال كان يقال ان ضغطة القبر انما
اصلها انها امهم ومنها خلقوا فغابوا عنها الغيبة الطويلة فلما رد اليها اولادها
ضمتهم ضم الوالدة الشفيقة الذى غاب عنها ولدها ثم قدم عليها فمن
كان لله مطيعا ضمته برفق ورأفة ومن كان لله عاصيا ضمته بعنف سخطا منها عليه

ذكر ترحيب المؤمن فى القبر

اخرج الترمذى وحسنه عن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله

اور المروزی باب الجنائز میں حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مومن کی روح خوشبودار پھولوں کی مانند نکلے گی، اسکے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۶)

پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں میں سے ہے تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ۔

اور ابن جریج و ابنِ حاتم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کے تحت نقل کرتے ہیں کہ رَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ سے مُراد، روح اور خوشبودار پھول ہیں، جو مومن کو مرنے کے وقت باہم ملتے ہیں۔

اور ابن ابی الدنیا سیدنا بکر بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب ملک الموت کو مومن کی روح قبض کرنے کا حکم ہوگا، تو وہ جنتی پھول لیکر آئے گا، اور پھر کہا جائے گا، اس پھول میں اس کی رُوح کو رکھدو۔

اور ابنِ ابی الدنیا، حضرت ابو عمران الجونی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مومن جب مرتا ہے، تو جنتی پھولوں کا گلدستہ لایا جاتا ہے پھر اُس میں اُس کی رُوح کو رکھا جاتا ہے۔

اور ابن ابی الدنیا، مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کی روح کو جنتی حریر کے کپڑے میں لپیٹا جاتا ہے۔

اور ابن جریر و ابن حاتم، ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ہر مقرب بندہ جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے، تو جنتی پھولوں کی ٹہنی لائی جاتی ہے، اور وہ اُسے سونگھتا ہے، اسی حال میں اُس کی رُوح قبض کر لیجاتی ہے۔

ابن منبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کو اُسکی قبر میں سب سے پہلی بشارت میں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور جنت کی تمہیں خوشخبری ہو، اور تمہارا آنا مبارک ہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے

صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان
كنت لاحب من يمشي على ظهري الي فاذا وليتك اليوم وصيرت الي فسترى صنعي بك
فيتسع له مد بصره ويفتح له باب الى الجنة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار۔

ذكر ما يبشر به المؤمن عند سؤال منكر ونكير

آخرج البخاری ومسلم من طريق قتادة عن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه وانه
ليسمع نعالهم قال يأتيه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول في هذا
الرجل فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقولان انظر
الى مقعدك في النار وقد أبدلك الله به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله
عليه وسلم فيراهما جميعا قال قتادة فذكر لنا انه يفسح له في قبره سبعون
ذراعا ويملأ عليه خضرا، واخرج احمد وابو داؤد من حديث انس نحوه
وزاد في آخره فيقال دعوني حتى اذهب فابشر اهلي فيقال له اسكن، واخرج
الترمذی وحسنه والبيهقي وابن ابي الدنيا عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اقبر الميت اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما منكر
وللآخر نكير فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد
كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له في قبره سبعون ذراعا في سبعين
ثم ينور له فيه ثم يقال له نم فيقول دعوني ارجع الى اهلي فاخبرهم فيقولون نم
كنومة العروس الذي لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى يبعثه الله تعالى
من مضجعه ذلك، واخرج ابن ابي شيبة والطبراني في الاوسط وابن حبان

ہر اُس شخص کو جو تجھے قبر تک پہچانے آیا ہے بخش دیا ہے، اور جو تیرے ساتھ موجود ہے اُسکی تصدیق فرماتا، اور جو تیری مغفرت مانگے اُسے قبول فرماتا ہے۔

اور ابن ..... سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض کرانے کا ارادہ فرماتا ہے تو ملک الموت کو وحی فرماتا ہے کہ فلاں بندہ سے میرا سلام کہو۔ پھر جب ملک الموت اُسکی روح قبض کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ تیرا رب تجھ پر السلام علیکم فرماتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ و حاکم اور امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں اسکی تصحیح کرتے ہوئے، اور ابن مندہ نے محمد قرضی سے روایت کی ہے کہ جب بندۂ مومن کی جان قبض کرلیجاتی ہے لوٹ کر ملک الموت کہتا ہے اے اللہ کے ولی السلام علیک اللہ تعالیٰ بھی تم پر سلام بھیجتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ الآیہ (پ ۱۴ - ع ۱۰)	وہ کہ فرشتے اُنکی جان نکالتے ہیں ستھرے پن میں، یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر......

ابو نعیم "الحلیۃ" میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا بندۂ مومن کو اپنے نیکوکار فرزند کی بشارت ہو، تاکہ اُسکے بعد اُس کی آنکھوں کو وہ ٹھنڈا رکھے۔

اور ابن ابی شیبہ، اور ابن مندہ، ضحاک سے بتحت آیتِ کریمہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (پ ۱۱ - ع ۱۲) - (اُنھیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں) فرمایا، معلوم ہے وہ بشارت کسوقت ہے؟ وہ موت سے پہلے ہے۔

اور امام بیہقی مجاہد سے بہ تحت آیت کریمہ

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الآیہ (پ ۲۴ - ع ۱۸)	ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو، اور خوش ہو اُس جنت پر جسکا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ موت کے وقت ہے۔ اور ابن ابی حاتم، مجاہد سے آیت مذکورہ

فی صحیحه والحاکم والبیهقی فی حدیث ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده ان المیت اذا وضع فی قبره انه لیسمع خفق نعالهم حین یولون عنه فاذا کان مؤمنا جاءت الصلوة عند رأسه والزکوة عن یمینه والصوم عن شماله وفعل الخیرات والمعروف والاحسان الی الناس من قبل رجلیه فیؤتی من قبل رأسه فتقول الصلوة لیس من قبلی مدخل فیؤتی من قبل یمینه فتقول الزکوة لیس من قبلی مدخل فیؤتی من قبل شماله فیقول الصوم لیس من قبلی مدخل فیؤتی من قبل رجلیه فیقول فعل الخیرات وما یلیها من المعروف والاحسان الی الناس لیس من قبلنا مدخل فیقول له اجلس فیجلس وقد مثلت له الشمس قد قربت من الغروب فیقال له اخبرنا عما نسئلک فیقول دعونی اصلی فیقولون انک مشغل فاخبرنا عما نسئلک فیقول عم تسئلونی فیقال له ما تقول فی هذا الرجل الذی کان فیکم فیقول اشهد انه رسول الله جاءنا بالبینت من عند ربنا فصدقنا واتبعنا فیقال صدقت علی هذا حییت وعلی هذا مت وعلیه تبعث ان شاء الله من الأمنین و یفتح له فی قبره مد بصره ویقال افتحوا له بابا الی النار فیفتح فیقال هذا منزلک لو عصیت الله فیزداد غبطة وسرورا ویقال افتحوا له بابا الی الجنة فیفتح له فیقال هذا منزلک وما اعد الله لک فیزداد غبطة وسرورا فیعاد الجسد الی اصله من التراب ویجعل روحه فی النسیم الطیب وهی طیر اخضر تعلق فی شجر الجنة، واخرج ابن ابی الدنیا عن ابی هریرة رضی الله عنه قال اذا وضع المیت فی قبره جاءت اعماله الخالصة فاحتشوته فان اتاه من قبل رأسه جاءت قراءة القراٰن وان اتاه من قبل رجلیه جاء قیام اللیل وان اتاه من قبل یدیه قالت الید ان کان والله یبسطنا للدعاء والصدقة لا سبیل لکم علیه وان اتاه من قبل فیه جاء ذکره وصیامه

کے تحت نقل کرتے ہیں کہ لَا تَخَافُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم پر موت کے بعد جو گزرے اُس سے نہ ڈرو، اور نہ امر آخرت کا خوف کرو، وَلَا تَحْزَنُوْا یعنی جو دنیا میں اہل و عیال اور قرض وغیرہ چھوڑے ہوئے ہو، اُسکا بھی غم نہ کرو، کیونکہ ہم ان سب کے کفیل ہیں۔

اور ابن ابی حاتم، زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا "مومن کی موت کیوقت کہا جائیگا کہ آنے والی جگہ کا خوف نہ کرو، اُسکا ڈر نکالدو، اور نہ دنیا اور اپنے اہل و عیال کا غم کرو، تمہیں جنّت کی خوشخبری دیجاتی ہے۔ پھر اسکے دل سے خوف و غم جاتا رہیگا، اور اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی کردے گا۔

اور ابن ابی حاتم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اُن سے آیتِ کریمہ

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ؀ (پ ۳۰-۶۴) — اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو یوں کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی

کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو نفس کو اللہ کی طرف مطمئن فرماتا ہے، اور وہ نفس اُس سے مطمئن ہو جاتا ہے۔

اور امام بیہقی نے "المشیخۃ البغدادیہ" میں فرمایا کہ میں نے ابو سعید اور حسن بن علی واعظ کو کہتے سُنا ہے کہ میں نے محمد بن حسن کو کہتے سنا کہ میرے والد کہتے تھے کہ میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر نورانی خط سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ظاہر فرمائیگا، پھر وہ حکم فرمائیگا کہ عارف کی وفات کے وقت اس ہتھیلی کو سامنے کرے، وہ عارف اسے پڑھے گا، جب اُس کی نظر اُس پر پڑے گی، تو عارف کی رُوح اُسکی طرف پہنچنے میں جلدی کریگی، یہانتک کہ پلک جھپکنے میں رُوح نکل آئے گی۔

اور "الفردوس" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اُن مسلمانوں کی روحیں قبض کرنے کا حکم ملک الموت کو دیگا جن پر گناہوں کی بدولت جہنم واجب ہو چکی ہے، تو فرمائیگا کہ انھیں سزا بھگت کے بعد جنت کی بشارت دیدو

وكذلك الصلوٰة قال والصبر ناحية فيقول اما انا لو رأيت خللاً كنت صاحبه ويتجاحش عنه اعماله الصالحة كما تجاحش الرجل عن اخيه وصاحبه و اهله وولده ويقال له عند ذلك ثم بارك الله لك فى مضجعك فنعم الحال حالك ونعم الاصحاب اصحابك، وآخرج احمد عن اسماء عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل الانسان فى قبره فان كان مؤمنًا احف به عمله الصلوٰة والصوم فيأتيه لملك من نحو الصلوٰة فترده ومن نحو الصيام فيرده فيأتيه فيناديه اجلس فيجلس فيقول ما تقول فى هٰذا الرجل قال من قال محمد فيقول اشهد انه رسول الله فيقول مايدريك ادركته قال اشهد انه رسول الله قال فيقول على ذٰلك عشت وعليه مت و عليه تبعث، واخرج الحافظ ابو القاسم اللالكائى فى السنة بسنده عن محمد بن نصر الصائغ قال كان ابى مولعا بالصلوٰة على الجنائز فقال يابنى حضرت يوما لجنازة فلما ذهبوا بذلك ودفنوها انزل القبر انسان ثم خرج واحد وبقى الاخر وحثى الناس التراب فقلت ياقوم يدفن حى مع ميت فقالوا ماثم احد فقلت لعله شبه لى رجعت فقلت ما رأيت الا اثنين خرج واحد وبقى الأخر فقلت لا ابرح حتى يكشف الله لى ما رأيته فجئت الى القبر فقرأت عشر مرات يٰس وتبارك الملك وبكيت فقلت يارب اكشف لى عما رأيت فانى خائف على عقلى ودينى فانشق القبر وخرج منه شخص فولى مبادرا فقلت ياهٰذا بمعبودك الاوقفت لى اسئلك فما التفت الى فقلت له الثانية والثالثة فالتفت وقال انت نصر الصائغ قلت نعم قال ما تعرفنى قلت لا قال نحن ملكان من ملائكة الرحمة وكلنا باهل السنة اذا وضعوا فى قبورهم نزلنا حتى نلقنهم الحجة وغاب عنى وحكى اليافعى فى روض الرياحين عن شقيق البلخى قال طلبنا

لہٰذا یہ سزا اتنی ہی ہوگی جتنی اُنکے عمل کے لائق ہے، اتنی دیر وہ جہنم میں رہینگے فاسبحانہ ارحم الراحمین

میّت سے ارواح کی ملاقات اور اس سے استفسارات

طبرانی نے "اوسط" میں بروایت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مومن کی روح قبض ہو جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت والے بندے اُس سے ملاقات کرتے ہیں جسطرح دنیا والے اچھی خبر لانیوالے سے ملاقات کرتے ہیں، فرشتے کہینگے دیکھو اپنے بھائی کو آرام لینے دو، کیونکہ وہ ابھی شدید تکلیف سے آیا ہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ ارواح پوچھینگی، فلاں کا کیا حال ہے، اور فلاں عورت نے نکاح کیا ہے؟ وغیرہ

اور بزار بسند صحیح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب موت آتی ہے تو بندہ کو اُٹھایا جاتا ہے، اور وہ معائنہ کرتا ہے جو معائنہ کرنا ہوتا ہے، تو وہ پسند کرتا ہے کہ کاش میری روح نکل جائے، اور اللہ تعالیٰ اُسکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ چنانچہ بندہ کی روح کو آسمان پر لیجایا جاتا ہے، وہاں مسلمانوں کی روحیں آتی ہیں، اور اُس سے دنیا میں جان پہچان والوں کی خبریں پوچھتی ہیں۔

اور امام احمد، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کی روحیں ایک دن کی مسافت تک باہم ملاقات کرتی ہیں، حالانکہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو پہلے سے نہ جانتے تھے۔

اور ابن ابی الدنیا، ابن لبیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب بشر ابن براء بن معروف کا انتقال ہوا، تو اُنکا غم اُنکی والدہ پر نہایت شدید ہوا، تو اُنھوں نے حضور سے عرض کیا، یا رسول اللہ! بنی سلمہ کا مرنے والا کوئی مرے تو کیا وہ مُردے کو پہچانتا ہے؟ اگر پہچانتا ہے، تو میں بشر کی طرف سلام کہلواؤں۔ حضور نے فرمایا "ہاں! قسم اُس ذات کی جسکے دستِ قدرت میں میری جان ہے، تمام روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں

ضیاء القبور فوجدناه فی صلوۃ اللیل وطلبنا جواب منکر ونکیر فوجدناه فی قراءۃ
القرآن وطلبنا العبور علی الصراط فوجدناه فی الصوم والصداقۃ وطلبنا ظل
یوم الحساب فوجدناه فی الخلوۃ، واخرج الترمذی وحسنہ البیہقی عن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمۃ
یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقی عذاب القبر و فتنۃ القبر ولقی اللہ
والحساب علیہ وجاء یوم القیمۃ ومعہ شہود لیشہدون لہ او طابع وقد وردت
الاحادیث ونصوص العلماء باستثناء جماعۃ من السؤال منہم الشہداء
والصدیقون والمرابطون والمطیعون وکذلک الاطفال فی ارجح القولین۔

ذکر المؤمن فی قبرہ

اخرج البیہقی وابن ابی الدنیا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار۔
واخرج الترمذی مثلہ من حدیث ابی سعید الخدری، واخرج الطبرانی
فی الاوسط مثلہ من حدیث ابی ہریرۃ، واخرج احمد والنسائی وابن ماجہ
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل اذا توفی
فی غیر مولدہ یفسح لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ، واخرج ابن مندہ
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارحم ما یکون اللہ
بالعبد اذا وضع فی حفرتہ، واخرج الدیلمی لیفسح للرجل فی قبرہ کبعدہ من
اہلہ، واخرج ابن مندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن فی قبرہ فی روضۃ خضراء ویرحب لہ
فی قبرہ سبعون ذراعا وینور لہ فی قبرہ کلیلۃ البدر، واخرج الدیلمی عن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجی ما یکون اللہ تعالی

جسطرح درختوں پر پرندے پہچانتے ہیں۔ اسکے بعد وہ بنی سلمہ کے ہر مرنے والے فرد کے پاس آتیں اور کہتیں، اے فلاں! تجھ پر سلام ہو۔ وہ جواب دیتا وعلیک السلام۔ پھر وہ کہتیں، بشر سے بھی سلام کہنا۔

اور ابن ابی الدنیا، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب مسلمان مرجاتا ہے تو اسکی اولاد اسکا استقبال کرتی ہے جسطرح غائب کا استقبال ہوتا ہے۔

اور ابن ابی الدنیا، ثابت البنانی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب مسلمان مرجاتا ہے، تو آگے جانیوالے اسکے تمام عزیز واقارب اسے گھیر لیتے ہیں اور وہ اُس سے خوش ہوتے ہیں، اور وہ اُن سے خوش ہوتا ہے جسطرح کوئی مسافر اپنے گھر میں واپس آتا ہے۔

غسل دینے والے اور تجہیز کرنے والوں کو مُردے کا پہچاننا

امام احمد و طبرانی "اوسط" میں، اور ابن ابی الدنیا و ابن منده، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردہ پہچانتا ہے کہ کون اسے غسل دے رہا ہے، اور کون اسے اٹھا رہا ہے، اور کون اسے کفن پہنا رہا ہے، اور کون اسے قبر میں اُتار رہا ہے۔

اور ابو نعیم "حلیہ" میں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ہر مرنے والے کی روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے، وہ اپنے جسم کو دیکھتی ہوتی ہے کہ کسطرح غسل دیا جارہا ہے، اور کسطرح کفن پہنایا جارہا ہے، اور کسطرح لیجایا جارہا ہے، اور وہ ابھی تخت پر ہوتا ہے کہ اُس سے کہا جاتا ہے، سُن کہ لوگ تیری کیسی تعریف کررہے ہیں۔

اور ابن ابی الدنیا، سُفیان سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مُردہ ہر ایک کو پہچانتا ہے یہانتک کہ وہ نہلانے والے سے کہتا ہے، مجھ پر زور آزمائی نہ کر۔ ابھی وہ تخت پر ہوتا ہے کہ اُس سے کہا جاتا ہے، لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف سُن!

بالعبد اذا وضع فی حفرته، و اخرج الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم اذا مات العالم صور الله له
علمه فی قبره فیؤنسه الی یوم القیمة ویدرأ عنه هوام الارض، و اخرج
الامام احمد فی الزهد قال اوحی الله الی موسٰی تعلم الخیر وعلمه الناس
فانی منور لمعلم العلم ومتعلمه قبورهم حتّٰی لولیستوحشوا بمکانهم، واخرج
ابن منده عن ابن کاهل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کف اذاه
عن الناس کان حقًا علی الله ان یکف عنه عذاب القبر، وحکی الیافعی "روض
الریاحین عن بعض الاولیاء قال سألت الله تعالٰی ان یرینی مقامات اهل
المقابر فرأیت فی لیلة من اللیالی القبور قد انشقت واذا فیهم النائم علی
السریر فیهم الباکی والضاحك فقلت یارب لوشئت ساویت بینهم فی
الکرامة فنادی منادمن اهل القبور یافلان هٰذه منازل الاعمال
اما اصحاب السندس فهم اصحاب الخلق الحسن واما اصحاب الحریر والدیباج
فهم الشهداء واما اصحاب الریحان فهم الصآئمون واما اصحاب السر فهم
المتحابون فی الله واما اصحاب البکاء فهم المذنبون قال الیافعی رؤیة
الموتی فی خیراوشر نوع من الکشف یظهره الله تبشیرًا اوموعظه او
لمصلحة المیت او اسدآء خیرله اوقضاء دین اوغیر ذالك ثم هٰذه الرؤیة
قد تکون فی النوم وهو الغالب وقد تکون فی الیقظة وذٰلك من کرامات
الاولیآء اصحاب الاحوال قال فی کفایة المعتقد اخبرنا بعض الاخیار
عن بعض الصالحین انه کان یأتی قبر والده فی بعض الاوقات ویحدث معه
واخرج اللالکائی فی السنة بسنده عن یحیٰی بن معین قال لی حفار اعجب
مارأیت من هٰذه المقابر انی سمعت من قبر انینًا کأنین المریض
وسمعت من قبر المؤذن یؤذن وهو یجیبه من القبر۔

اور ابن ابی الدنیا، بکر المزنی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ مُردہ قبرستان پہنچانے میں جلدی کرنے سے خوش ہوتا ہے۔
اور سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا، مُردہ کے اہل وعیال کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُسے جلد تر دفن کریں۔

مُردہ پر آسمان وزمین کا رونا

امام ترمذی، ابو یعلیٰ، اور ابن ابی الدنیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر انسان کیلئے آسمانی دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازہ، جس سے اسکے عمل چڑھتے ہیں، اور دوسرا دروازہ، جس سے اسکا رزق اُترتا ہے۔ پھر جب بندۂ مومن مرجاتا ہے، تو وہ دونوں دروازے اُس پر روتے ہیں۔
اور ابن ابی الدنیا، سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومن جب مرجاتا ہے، تو زمین میں سجدہ گاہ اور آسمان میں اُسکے عمل چڑھنے کا مقام، روتا ہے۔
اور ابو نعیم، عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہ زمین کا وہ ٹکڑا جس پر مسلمان بندہ سجدہ کرتا ہے قیامت کے دن اُسکی گواہی دیگا، اور مرنے کے دن اُس پر روئے گا۔
اور ابن عدی "الکامل" میں اور ابن منده وابن عساکر اپنی تاریخ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندۂ مومن جب مرتا ہے تو قبرستان کی زمین، اُسکے مرنے سے خوش ہو جاتی ہے، اور ہر ٹکڑا یہی خواہش کرتا ہے کہ اُسے یہاں دفن کیا جائے۔

مومن کو قبر کے دبانے میں کمی

امام بیہقی اور ابن منده، سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

ذکر صلوٰۃ الموتیٰ فی قبورھم

اخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن جبیر قال انا واللہ الذی لا الٰہ الا ھو لقد ادخلت ثابتا البنانی فی لحدہ ومعی حمید الطویل فلما سوینا علیہ اللبن سقطت لبنہ فاذا ھو فی قبرہ یصلی وکان یقول فی حیاتہ اللّٰھم ان کنت اعطیت احدا من خلقك الصلوٰۃ فی قبرہ فاعطیتھا فما کان اللہ لیرد دعاءہ۔

ذکر قراءۃ الموتیٰ فی قبورھم

اخرج الترمذی وحسنہ البیہقی عن ابن عباس قال ان بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس علیٰ قبر وھو لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملك حتّٰی ختمھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی المانعۃ وھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر قال ابوالقاسم السعدی فی کتاب الافصاح ھٰذا تصدیق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان المیت یقرء فی قبرہ فان عبد اللہ اخبرہ بذٰلك وصدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واخرج ابن مندہ عن طلحۃ بن عبید اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادرکنی اللیل فاویت الیٰ قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام فسمعت قراءۃ القراٰن فی القبر ما سمعت احسن منہا فجئت الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذٰلك لہ فقال ذٰلك عبد اللہ الم تعلم ان اللہ قبض ارواحھم فجعلھا فی قنادیل من زبرجد ویاقوت ثم علقھا وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت الیھم ارواحھم فلا تزال کذٰلك حتّٰی یطلع الفجر فاذا طلع الفجر ردت ارواحھم الیٰ مکانھا الذی

کہ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے منکر و نکیر اور قبر کے دبانے کے بارے میں آپ نے جب سے فرمایا ہے مجھے کوئی چیز اچھی معلوم نہیں ہوتی ؟ فرمایا، اے عائشہ ! مسلمانوں سماعت میں منکر نکیر کی آواز معلوم دیگی جیسے آنکھ میں سُرمہ، اور مومن کو قبر ایسے دبائیگی، جیسے مہربان شفیقہ ماں! جبکہ اُسکا بیٹا اُس سے دردِ سر کی شکایت کرتا ہے، تو وہ اُسکے سر کو نرمی کے ساتھ دباتی ہے۔ لیکن اے عائشہ ! اُن لوگوں کے لیے خرابی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک کرتے ہیں، اُنکو اُنکی قبر ایسے دبائیگی، جیسے انڈے پر پتھر مارا جائے

اور ابن ابی الدنیا، محمد تیمی سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، قبر کے دبانے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسکی اصل یہ ہے کہ زمین چونکہ بمنزلہ ماں کے ہے، کیونکہ اُس سے انسان کی تخلیق ہے، چونکہ وہ طویل عرصہ تک اُس سے غائب رہا، اب جبکہ اُسکی یہ (عنصری) اولاد اُسکی طرف لوٹتی ہے، تو وہ انھیں اسطرح دباتی ہے جسطرح شفیقہ ماں اپنی اُس اولاد کو سینہ سے چپٹاتی ہے، جو عرصہ تک اُس سے غائب اور دُور رہا ہو اور اب آیا ہو۔ لہٰذا جو اللہ کا فرمانبردار یعنی مسلمان ہے، تو زمین اُسے نرمی و محبت سے دباتی ہے، اور جو نافرمان یعنی کافر ہے، تو اُسے سختی سے دباتی، اور اُس پر ناراضگی اور غضب کا اظہار کرتی ہے۔

قبر کا مومن کو مرحبا کہنا

امام ترمذی سندِ حسن کے ساتھ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندۂ مومن کو جب قبر میں دفن کر دیتے ہیں، تو قبر اُس سے کہتی ہے مَرْحَبًا وَّ اَھْلًا۔ اگرچہ تو میری پُشت پر چلتا تھا، اور میں تجھے محبوب رکھتی تھی، لیکن آج تو میری پناہ اور دامن میں آیا ہے اور میری طرف رجوع ہوا ہے اب تو دیکھ لیگا کہ میں کیا کرتی ہوں۔ اسکے بعد وہ حدِ نگاہ تک کشادہ ہو جائیگی، اور جنت کی

قال حدثني الذين كانوا يمرون بالحصن بالاسحار قالوا كنا اذا مررنا بجبانة قبرِ ثابت البناني سمعنا قراءة القرآن، واخرج ابن منده عن عكرمة قال يؤتى المؤمن مصحفاً يقرأفيه، واخرج ابن منده عن عاصم السقطي قال حفرنا قبراً ببلخ فنقب فى قبرهِ فاذا شيخ فى القبرِ متوجه الى القبلة وعليه ازار اخضر واخضر ما حوله وفى حجره مصحف يقرأفيه، واخرج ابن منده عن ابى النصر النيسابورى الحفار وكان صالحاً ورعاً قال حفرت قبراً فانفتح فى القبر قبر اخر فنظرت فيه فاذا انا بشاب حسن الثياب حسن الوجه طيب الرائحة جالساً متربعاً وفى حجره كتاب مكتوب بخط احسن ما رأيت من المخطوط وهو يقرأ القرآن فنظر الشاب الىّ وقال اقامت القيمة فقلت لا فقال اعد المدرة على الى موضعها فاعدتها الى موضعها۔
ونقل السهيلي فى دلائل النبوة عن بعض الصحابة انه حفر قبراً فى موطن فانفتحت طاقة فاذا شخص على سريرٍ وبين يديه مصحف يقرأفيه و امامه روضة خضراء وذلك باحد وعلم انه من الشهدآء لانه رأى فى صفحه وجهه جرحاً واورد ذلك ابن حبان فى تفسيره وحكى اليافعى فى روض الرياحين عن بعض الصالحين قال حفرت قبر رجل من العباد و لحدته فبينما انا اسوى اذا سقطت لبنة من لحد يليه فنظرت فاذا شيخ جالس فى القبرِ عليه ثياب بيض تقعقع وفى حجره مصحف من ذهب مكتوب بالذهب وهو يقرأفيه فرفع رأسه الىّ وقال لى اقامت القيمة فقلت له لا فقال رد اللبنه الى موضعها عافاك الله تعالى فرددتها، وقال اليافعى ايضاً روينا عمن حفر القبور من الثقات انه حفر قبراً فاشرف منه على انسان جالس على سريره وبيده مصحف يقرأفيه وتحته نهر فغشى عليه، واخرج من القبر بيد ولم يتمالك مما اصابه فلم يفق الا اليوم الثالث۔

کھڑکی اُسکے لیے کھولدی جائیگی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ قبر جنت کے باغوں کی ایک کیاری ہے، یا جہنم کے گڑھوں میں کا ایک گڑھا

منکر و نکیر کے سوال کیوقت مومن کو خوشخبریاں پانا

امام بخاری و مسلم بطریق قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کو جب قبر میں دفن کر دیتے ہیں، اور اُسکے ساتھی واپس لوٹتے ہیں، تو وہ اُنکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اُسوقت دو فرشتے آتے ہیں، اور اُسے بٹھا کر کہتے ہیں مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ، یعنی تو اس شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اب اگر وہ مسلمان ہے، تو کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔ پھر وہ دونو فرشتے کہتے ہیں، دیکھ! اگر تو یہ جواب نہ دیتا تو تیرا ٹھکانا جہنم تھا، اب اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اسے جنت سے بدل دیا ہے۔ پھر وہ دونوں کو دکھائینگے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضور نے ہم سے یہ بھی بیان فرمایا کہ پھر اُسکے لیے قبر کو ستر گز کشادہ کر دیا جائے گا جس پر سبزہ ہوگا۔

امام احمد و ابو داؤد سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل بیان کرکے اتنا مزید بیان کرتے ہیں کہ "پھر کہا جائیگا کہ مجھے چھوڑو، تاکہ میں اپنے گھر والوں کو اس کی بشارت دیدوں۔ کہا جائیگا، ابھی صبر کرو۔

امام ترمذی بسندِ حسن، اور امام بیہقی و ابن ابی الدنیا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مُردہ قبر میں رکھدیا جاتا ہے تو سُرخ و سیاہ (چتکبرے) رنگ کے دو فرشتے آتے ہیں، ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، وہ دونوں کہینگے، تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ وہ کہیگا

ذکر تعلیم الملائکة المؤمن القرآن فی قبره

اخرج ابو الحسن ابن شبران فی فوائده فی طریق عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من قرء القرآن ثم مات ولم یستظهره اتاه ملك یعلمه فی قبره فیلقی اللّٰه وقد استظهره و اخرج ابن ابی الدنیا وابن منده عن عطیة العوفی قال بلغنی ان العبد المؤمن اذا لقی اللّٰه تعالیٰ ولم یتعلم کتابه علّمه اللّٰه تعالیٰ فی قبره حتّٰی یثیبه علیه ـ و اخرج ابن ابی الدنیا عن الحسین قال بلغنی ان العبد المؤمن اذا مات ولم یحفظ القرآن امر حفظته ان یعلموه القرآن فی قبره حتّٰی یبعثه اللّٰه تعالیٰ یوم القیمة مع اهله، و اخرج ابن ابی الدنیا عن یزید الرقاشی قال بلغنی ان المؤمن اذا مات وقد بقی علیه شیئ من القرآن لم یتعلمه بعث اللّٰه له ملائکة یحفظونه مابقی علیه منه حتّٰی یبعث من قبره

ذکر کسوة المؤمن فی قبره

اخرج عبد اللّٰه بن احمد بن حنبل فی زوائد الزهد عن عبادة بن بشر قال لما حضر ابابکر الوفاة قال لعائشة اغسلی ثوبیّ هٰذین وکفینی بهما فانما ابوبکر احد الرجلین امامکسوا احسن الکسوة او مسلوب اسوأ السلب، و اخرج ابن ابی الدنیا عن یحیی ابن راشد ان عمر بن الخطاب قال فی وصیّته اقتصدوا فی کفنی فانه ان کان لی عند اللّٰه خیر ابدلنی ماهو خیر منه وان کنت علیٰ غیر ذٰلك سلبنی داسرع سلبی واقتصدوا فی حفرتی فانه ان کان لی عند اللّٰه خیر وسع لی فی قبری مد البصر وان کنت علیٰ غیر ذٰلك ضیق علیّ حتّٰی تختلف اضلاعی، و اخرج سعید بن منصور فی سننه و ابن شیبة فی المصنف

یہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں، اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہیں،
وہ فرشتے کہینگے ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہیگا۔ پھر اُسکی قبر ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی کردی
جائیگی۔ پھر خوشخبریاں سنائی جائینگی۔ اُسوقت وہ کہیگا مجھے چھوڑو، تاکہ میں گھر والوں کو
اسکی خبر دیدوں۔ پھر فرشتے کہینگے، اُس دُلہن کی مانند سو جا، جسے اُسکا محبوب ہی
جگاتا ہے، یہانتک کہ حق تعالیٰ اُسے اُس جگہ سے اُٹھائے۔

اور ابن ابی شیبہ و طبرانی "اوسط" میں، ابنِ حبان اپنی صحیح میں، اور امام بیہقی
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں انہی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب مُردہ کو
قبر میں رکھدیا جاتا ہے، تو ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے، جبکہ وہ اُسکے پاس
سے لوٹتے ہیں۔ اب اگر وہ مسلمان ہے، تو نماز اُسکے سرہانے، زکوٰۃ اُسکے داہنے،
روزہ اُسکے بائیں، اعمالِ حسنہ و نیکیاں اور لوگوں کے ساتھ کیے گئے احسانات اُسکے
سامنے پاؤں کی جانب آتے ہیں۔ پھر سرہانے کی جانب آنیوالا کہتا ہے کہ میں نماز ہوں
میری جانب سے کوئی تکلیف نہیں ہوسکتی، اور داہنی جانب آنیوالا کہتا ہے، میں زکوٰۃ ہوں
میری جانب سے کوئی رنج نہیں گزر سکتا، اور بائیں جانب آنیوالا کہتا ہے، میں روزہ ہوں
میری سمت سے عذاب راہ نہیں پاسکتا، اور پاؤں کی جانب سے سامنے آنیوالا کہتا ہے
میں اعمالِ حسنہ، نیکیاں اور احسانات ہوں، میرے سامنے سے کوئی سختی نہیں گزر سکتی۔
پھر اُس سے کہا جائیگا بیٹھ جا، وہ بیٹھ جائیگا، اور ایک چمکتا روشن آفتاب وہاں ہوگا
وہ وقت ایسا معلوم ہوگا کہ غروب آفتاب کا وقت ہے، اُس سے کہا جائیگا، ہمارے
سوالوں کا جواب دے، وہ کہیگا مجھے چھوڑو، پہلے میں نمازِ عصر ادا کرلوں (کیونکہ
آفتاب غروب ہوتا نظر آرہا ہے) فرشتے کہینگے، تجھے مشغول کردیا گیا ہے، پہلے ہمارے

انه قال عند موته ابتاعوا لی ثوبین واسعین ولا علیکم فان یصب صاحبکم خیراً البستی خیراً منهما والا سلبهما سلباً سریعاً، واخرج ابن سعد فی الطبقات، والبیهقی من طریق حذیفة انه قال عند موته اشتروا لی ثوبین ابیضین فانهما لا یترکان علیّ الا قلیلاً حتی ابدل بهما خیراً منهما او شراً منهما، واخرج سعید ابن منصور عن علیه بنت ابان بن صیفی الغفاری صاحب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قالت اوصانا ابی ان لا نکفنه فی قمیص قالت فلما اصبحنا من الغد من یوم دفناه اذا نحن بالقمیص الذی کفناه فیه علی المشجب ۔

ذکر الفراش للمؤمن فی قبره

اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن منذر فی تفاسیرهم وابو نعیم فی الحلیة عن مجاهد فی قوله تعالیٰ فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ قال فی القبر، واخرج ابن المنذر عن مجاهد فی الاٰیة قال یسوون المضاجع، واخرج ابن ابی الدنیا والبیهقی عن ابی هریرة قال یقال للمؤمن فی قبره ارقد رقدة العروس ۔

ذکر تزاور الموتیٰ فی قبورهم

واخرج الترمذی وابن ماجه وابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی قتادة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا ولی احدکم اخاه فلیحسن کفنه فانهم یتزاورون فی قبورهم، قال البیهقی بعد تخریجه وهذا لا یخالف قول ابی بکر الصدیق رضی اللّٰه عنه فی الکفن انما هو للمهلة والصدید لان ذلک کذلک فی رؤیتنا ویکون کما شاء اللّٰه فی علم اللّٰه کما قال فی الشهداء بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ وهو ذا نراهم یتشحطون فی الدماء ثم یتشفون وانما یکونون کذلک فی رؤیتنا ویکونون فی الغیب

سوالوں کا جواب دے۔ وہ کہیگا پوچھو کیا تمہارا سوال ہے۔ تب اُس سے کہا جائے گا "تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تم میں مبعوث ہوا ہے؟" وہ کہیگا' میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں' یہ ہمارے پاس خدا کی طرف سے بیّنات و دلائل لائے ہمنے اُنکی تصدیق کی اور اُنکی پیروی کی۔ پھر کہا جائیگا' تم سچ کہتے ہو، تم اسی پر زندہ رہے، اور اسی پر تمہارا انتقال ہوا، اور اسی پر انشاء اللہ تعالیٰ تم محفوظ لوگوں کے ساتھ اُٹھائے جاؤگے۔ اور حدِّ نگاہ تک اُسکی قبر کو کشادہ کر دیا جائیگا۔ کہا جائیگا پہلے جہنم کی کھڑکی کھولو۔ پھر وہ کھول کر کہینگے کہ یہ تمہارا ٹھکانا تھا، اگر تم خدا کی نافرمانی کرتے۔ پھر رشک و مسرت زیادہ کیجائیگی، اور کہا جائیگا کہ اب جنت کی کھڑکی کھولدو وہ اسے کھول کر کہینگے، اب یہ ہے تمہارا مسکن جسکا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا اُسوقت رشک و مسرت اور زیادہ بڑھے گی۔ اسکے بعد جسم کو اُسکی اصل یعنی مٹی کی طرف لوٹا دیا جائیگا، اور اُس کی رُوح سبز پرند کی شکل میں خوشبودار ہواؤں میں اُڑکر جنت کے درخت پر بیٹھ جائے گی۔

اور ابنِ ابی الدنیا، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب مُردہ کو قبر میں رکھدیا جاتا ہے، تو اُسکے خلوص والے اعمال آکر اُسے گھیر لیتے ہیں۔ پس جو اُسکے سرہانے کی جانب آتا ہے وہ قراءتِ قرآن ہے، اور جو پاؤں کی جانب آتا ہے وہ رات کے نوافل میں قیام ہے، اور جو اُسکے داہنے بائیں جانب سے آتے ہیں' وہ کہتے ہیں ہم تیرے وہ دونوں ہاتھ ہیں کہ خدا کی قسم! جب تم انھیں دُعا و صدقہ کیلیے پھیلاتے تھے، آج تمہارے لیے کوئی خطرہ نہیں۔ اور جو اُسکے سامنے سے آتا ہے، وہ اُسکا ذکر و روزہ ہے اور اسی طرح نماز ہے۔ فرمایا' اور صبر ایک گوشہ سے کہتا ہے، اگر تمہیں خلل معلوم ہو تو میں تمہارا ہمنشین ہوں۔ اور اعمالِ صالحہ اس سے وحشت کو دُور کرینگے جسطرح آدمی سے اُسکے بھائی، دوست، گھر والے اور اولاد وحشت کو دُور کرتی ہے۔ اُسوقت

کما اخبر اللہ عنہم ولو کانوا فی رؤیتنا کما اخبرنا اللہ تعالیٰ عنہم لارتفاع الایمان بالغیب
وآخرج الحرث بن ابی اسامہ بسندہ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حسنوا اکفان موتاکم فانہم یتباھون ویتزاورون فی قبورھم، وآخرج ابن عدی فی
الکامل من حدیث ابی ھریرۃ مرفوعاً مثلہ، وآخرج الخطیب فی التاریخ من
حدیث انس مرفوعاً مثلہ، وآخرج ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابن سیرین
قال کان یحب حسن الکفن ویقال انہم یتزاورون فی اکفانہم، وآخرج السلفی
فی المشیخۃ البغدادیۃ عن محمد بن سیرین قال کانوا یستحبون ان یکون الکفن
ملفوفا مزروراً وقال انہم یتزاورن فی قبورھم، وآخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب
المنامات بسند لاباس بہ من مراسیل راشد ابن سعید ان رجلاً توفیت
امرأتہ فرأی نساء فی المنام ولم یر امرأتہ معھن فسألھن فلقن انکم
قصرتم فی کفنہا فھی تستحی ان تخرج معنا فاتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر ھل الی ثقۃ من سبیل فأتی
رجلاً من الانصار قد حضرتہ الوفاۃ فاخبرہ فقال الانصاری ان کان احد
یبلغ الموتی بلغت فتوفی الانصاری فجاء بثوبین مصبوغین بالزعفران
فجعلھما فی کفن الانصاری فلما کان اللیل رأی النسوۃ ومعھن امرأتہ
وعلیہا الثوبان الاصفران، وآخرج الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا عن قیس
بن قبیسہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یؤمن لم یؤذن لہ
فی الکلام مع الموتی قیل یارسول اللہ وھل یتکلم الموتی قال نعم ویتزاورون
وآخرج ابن ابی الدنیا عن سعید قال ان المیت اذا وضع فی لحدہ اتاہ اھلہ وولدہ
فسألوہ عمن خلف بعدہ کیف فلان وما فعل فلان، وآخرج ایضاً مجاھد ان
الرجل لیسر لصلاح ولدہ فی قبرہ قال ابن القیم الارواح قسمان منعمۃ و
معذبۃ فاما المعذبۃ فھم فی شغل عن التزاور والتلاقی واما المنعمۃ المرسلۃ

اسوقت اُس سے کہا جائیگا، اللہ تعالیٰ تمہارے مسکن میں برکت عطا فرمائے، اور تمہاری حالت کو بہترین بنائے، کتنے اچھے تمہارے دوست و اصحاب ہیں۔

اور امام احمد بروایت اسماء، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اگر وہ مسلمان ہے، تو اُسے نماز روزے کے اعمال گھیر لیتے ہیں۔ پھر اگر عذاب کا فرشتہ نماز کی جانب سے آتا ہے، تو وہ اُسے لوٹا دیتی ہے، اور اگر روزے کی جانب سے آتا ہے تو وہ اُسے روک دیتے ہیں۔ اسکے بعد منکر و نکیر آکر کہتے ہیں بیٹھ جاؤ، پھر وہ بیٹھ جاتا ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ اُس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو، جنکا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ "میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں"۔ وہ کہینگے یہ تمہیں کس سے معلوم ہُوا؟ وہ کہیگا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی"۔ پھر کہینگے بیشک تم اس پر زندہ رہے، اور اسی پر مرے، اور اسی پر تم اُٹھائے جاؤ گے۔

اور حافظ ابوالقاسم لالکائی "السنۃ" میں بروایت بجر بن نصر صائغ روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے کہا میرے والد نمازِ جنازہ پڑھنے کے بہت حریص تھے، ایکدن انھوں نے بتایا کہ اے فرزند! ایک مرتبہ میں ایک جنازہ میں شریک تھا، جب لوگ لیجاکر دفن کرنے کے لیے قبر میں دو شخصوں نے اُتارا، تو ایک تو نکل آیا، دوسرا رہ گیا۔ لوگوں نے قبر میں مٹی ڈالنی شروع کردی۔ اس پر میں نے کہا، اے لوگو! مُردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کر رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا کیا کوئی یہاں ہے؟ میں نے کہا شاید کہ نکل گیا ہو، کیونکہ میں نے دو کو داخل ہوتے اور ایک کو نکلتے دیکھا ہے۔ اسکے بعد میں برابر بیچین رہا، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے منکشف فرما دیا جو میں نے دیکھا۔ میں نے قبر کے پاس آکر دس مرتبہ سورۃ یٰسٓ اور سورۃ تبارک الملک پڑھی، اور رو کر بارگاہِ حق میں دُعا کی کہ اے رب! جو میں نے دیکھا ہے

غیر المحبوسة فتتلاقی وتتزاور وتتذکر ما کان منها فی الدنیا وما یکون
من اهل الدنیا فتکون کل روح مع رفیقها الذی هو مثل عملها وروح نبینا
محمد صلی الله علیه وسلم فی الرفیق الاعلی قال الله تعالی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ط وهذه المعیة ثابتة فی الدنیا وفی دار البرزخ
وفی الجزآء والمرء مع من احب فی الدور الثلاثة، قال السلفی عود الروح الی الجسد
فی القبر ثابت علی الصحیح لجمیع الموتی وانما الخلاف فی استمرادها فی البدن وهو
ان البدن یصیر حیا بها کحالته فی الدنیا او جاءبد ونها وهی حیث یشاء الله فان
ملازمة الحیاة للروح امر عادی لا عقلی هذا وان البدن یصیر بها حیًا
کحالته فی الدنیا مما یجوزه العقل فان صح به سمع اتبع وقد ذکره جماعة من العلمآ
ویشهد له صلوٰة موسیٰ فی قبره فلا تستدعی جسدًا حیًا وکذلک الصفات
المذکورات فی الانبیآء لیلة الاسراء کلها صفات لا اجساد ولا یلزم من کونها
حیاة حقیقه ان تکون الابدان معها کما فی الدنیا من الاحتیاج الی الطعام والشراب
وغیر ذٰلک من صفات الاجسام التی نشاهدها بل یکون لها حکما اخر واما الاول
کالعلم والسماع فلا شک ان ذٰلک ثابت لجمیع الموتیٰ هذا کلام السبکی،
قال الیافعی مذهب اهل السنة ان ارواح الموتیٰ ترد فی بعض الاوقات من علیین
او من سجین الی اجسادهم فی قبورهم عند ارادة الله تعالیٰ وخصوصًا لیلة الجمعة
ویجلسون ویتحدثون وینعم اهل النعیم ویعذب اهل العذاب ما دام فی
علیین او سجین وفی القبر لیشترک الروح والجسد۔

ذکر علم الموتیٰ بزوّارهم والنسهم بهم

اخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب المفتون عن عائشة قالت قال رسول الله

اُسے مجھ پر واضح فرما دے، کیونکہ میں اپنی عقل و ذہانت پر خوف زدہ ہوں، اُسوقت قبر پھٹی اور ایک شخص نکل کر میرے سامنے جانے لگا، اُس سے کہا اے شخص تجھے اپنے معبود کی قسم ہے، میرے سوال کا جواب دیتا جا! مگر اُس نے میری طرف التفات نہ کیا۔ پھر میں نے اُس سے دوبارہ اور سہ بارہ کہا، تو وہ میری طرف متوجہ ہوا، اُس نے کہا "تم نصر صائغ ہو؟" میں نے کہا ہاں! اُس نے کہا تم نے مجھے پہچانا میں کون ہوں؟ میں نے کہا "نہیں! اُس نے کہا" ہم ملائکۂ رحمت میں کے دو فرشتے ہیں، جنھیں اہلِ سُنّت پر مقرر کیا گیا ہے۔ جب لوگ مُردہ کو قبر میں اُتارتے ہیں، تو ہم بھی اُتر جاتے ہیں، تاکہ ہم مُردہ کی تلقین کریں۔ اسکے بعد وہ رُوپوش ہوگیا۔

حکایت امام یافعی "روض الریاحین" میں حضرت شقیق بلخی سے نقل کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا "ہمنے قبر کی روشنی کی دُعا مانگی، تو اُسے ہمنے رات کی نفلی نمازوں میں پایا، اور منکر و نکیر کے جواب کی دُعا مانگی، تو اُسے ہمنے قرأتِ قرآن میں پایا، اور پل صراط پر گزرنے کی دعا مانگی، تو اُسے ہمنے روزے اور صدقات میں پایا، اور ہمنے یومِ حساب سایہ کی دعا مانگی، تو اُسے ہمنے گوشہ نشینی میں پایا۔

اور امام ترمذی نے بسندِ حسن، اور امام بیہقی نے بروایت سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا "ہر وہ مسلمان مَرد یا عورت جو جمعہ کی رات یا دن میں مرے، اُس سے عذابِ قبر اور فتنۂ قبر دُور کر دیا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے، اور بروزِ قیامت اس حال میں اُٹھیگا کہ اُسکے ساتھ گواہ ہونگے جو اُسکی گواہی دینگے۔

اور احادیثِ کریمہ اور نصوصِ علماء میں سوالِ قبر پر ایک جماعت کا استثناء وارد ہے۔ اس جماعتِ مستثنیٰ میں سے شہداء، صدیقین، مجاہدین، صلحاء اور ایک ارجح قول کے مطابق خورد سال بچے بھی ہیں۔

صلى الله عليه وسلم ما من رجل يزور اخاه ويجلس عنده الا استأنس به ورد
عليه حتى يقوم، واخرج البيهقى فى الشعب عن ابى هريرة قال اذا مر رجل
بقبر يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام، واخرج ابن عبد البر فى الاستذكار
والتمهيد عن زرارة من كان يعرفه ويحبه فى دار الدنيا، واخرج ابن ابى الدنيا
والبيهقى فى الشعب عن محمد بن واسع قال بلغنى ان الموتى يعلمون بزوارهم
يوم الجمعة ويوم قبله ويوم بعده، واخرج ايضا عن الضحاك قال من زار قبرا
يوم السبت قبل طلوع الشمس علم الميت بزيارته قيل له وكيف ذلك قال
لمكان يوم الجمعة قال ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
(١) فى الحديث نقص لم يوجد بالاصل ما من احد يمر بقبر اخيه المؤمن كان
يعرفه فى الدنيا فيسلم عليه الا فه ورد عليه السلام صححه عبد الحق، واخرج
الصابونى فى المائتين عن ابى هريرة مرفوعا وفى الاربعين الطائية لذهبى عن
النبى صلى الله عليه وسلم انه قال آنس ما يكون الميت فى قبره اذا (١) ابن القيم
الاحاديث والآثار تدل على الزائر متى جاء علم به الميت وسمع سلامه وآنس به
ورد عليه وهذا عام فى حق الشهداء وغيرهم فانه لا توقت وهو اصح من
اثر الضحاك الدال على التوقيت قال قد شرع صلى الله عليه وسلم لامته ان
يسلموا على اهل القبور سلام من يخاطبون من يسمع ويعقل -

ذكر مقر الارواح

اخرج مسلم عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارواح
الشهداء فى حواصل طير خضر تسرح فى الجنة حيث شاءت ثم تأوى الى قناديل
تحت العرش، واخرج احمد وابو داؤد والحاكم والبيهقى فى الشعب
عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال لما اصيب اصحابكم

مومن کی قبر میں عذاب پہنچنے کا بیان

امام بیہقی، ابن ابی الدنیا بروایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبر جنت کے باغوں میں کی ایک کیاری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ امام ترمذی نے اسی حدیث کی مثل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ اور طبرانی نے "اوسط" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل نقل کیا۔

اور امام احمد و نسائی اور ابن ماجہ نے بروایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب انسان اپنی پیدائش کے مقام کے سوا میں مرتا ہے، تو اس سے اس کی پیدائش اور مرنے کے مقام کے درمیانی فاصلے کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

اور ابن منده بروایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ بندہ پر بہت زیادہ رحم فرماتا ہے جبکہ اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔

اور دیلمی نقل کرتے ہیں کہ مُردہ کے لیے اس کی قبر اُسکے گھر والوں تک کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور ابن منده بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مومن کی قبر سبزہ زار باغیچہ ہے اور مسرت کے ساتھ اُسکی قبر ستر گز کشادہ ہو جاتی ہے، اور اُسکی قبر چودھویں رات کی روشنی کی مانند منور ہو جاتی ہے۔

اور دیلمی بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ بہت کچھ

باحد جعل اللہ ارواحہم فی حواصل طیر خضر ترد انہار الجنۃ وتأکل من
ثمارھا وتأوی الی قنادیل من ذہب معلقۃ فی ظل العرش، واخرج احمد
وعبد ابن حمید وابن ابی شیبۃ فی مسانیدھم والطبرانی فی الشعب بسند
حسن عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الشہداء علی بارق نہر بباب الجنۃ فی قبۃ خضراء یخرج الیہم رزقہم
من الجنۃ بکرۃ وعشیۃ، واخرج ھناد بن السری فی کتاب الزھد وابن
ابی شیبۃ عن ابی ابن کعب قال الشہداء فی قباب فی ریاض الجنۃ یبعث
الیہم ثور وحوت فیعتر کان بہا فاذا احتاجوا الی شیٔ عقر احدھما صاحبہ
فیأکلون منہ فیجدون فیہ طعم کل شیٔ فی الجنۃ، واخرج البخاری عن انس
ان حارثۃ لما قتل قالت امہ یارسول اللہ قد علمت منزل حارثۃ فان یکن
فی الجنۃ اصبر وان یکن غیر ذلک تری ما اصنع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہا جنات کثیرۃ وانہ فی الفردوس الاعلی، واخرج مالک فی الموطا
والنسائی بسند صحیح عن کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انما نسمۃ المؤمن طائر یتعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ
یوم یبعثہ، واخرج احمد والطبرانی بسند صحیح عن ام ھانیٔ انہا سألت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزاور اذا متنا ویرلعضنا بعضًا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکون بالنعم طیر یتعلق بالشجر حتی اذا کان یوم القیمۃ
دخلت کل نفس فی جسدھا، واخرج ابن سعد فی الطبقات من طریق محمود
عن لبید عن ام بشر بن البراء انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف یتعارف الموتی قال یرقب ذلک النفس الطیبۃ طیر خضر فی الجنۃ
فان کان الطیر یتعارفون فی رءوس الشجر فانہم یتعارفون، واخرج ابن ماجہ
والطبرانی والبیہقی فی الشعب بسند حسن عن حمزۃ بن مالک بن حسن

کرم فرمائے گا جبکہ اُسے قبر میں رکھدیا جائے۔

اور دیلمی "الفردوس" میں بروایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عالم مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے علم کو اُسکی قبر میں ایک صورت بنا کر بھیجتا ہے، پھر وہ قیامت تک اُس سے اُلفت و محبت رکھتا ہے اور اُس سے حشرات الارض (سانپ بچھو وغیرہ موذی جانوروں) کو دُور رکھتا ہے۔

اور امام احمد "الزہد" میں روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تم بھلائی کی تعلیم دو، اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میں علم کو سکھانیوالے اور علم سیکھنے والے، دونوں کی قبروں کو منوّر کرونگا، یہانتک کہ وہ اُس جگہ وحشت میں نہ رہینگے ——— اور ابنِ مُندہ، ابنِ کامل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اذیّت رساں چیزوں کو لوگوں کی راہ سے ہٹاتا ہے اُسکے لیے اللہ تعالیٰ کا ذمۂ کرم ہے کہ اُسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔

حکایت امام یافعی "روض الریاحین" میں ایک بزرگ ولی کی حکایت نقل کرتے ہیں کہ کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ مجھے اہلِ مقابر کے مقامات کو دکھادے۔ چنانچہ ایک رات، مَیں قبرستان میں تخت پر سو رہا تھا کہ قبریں پھٹیں، اُن میں سے کچھ لوگ روتے ہوئے، اور کچھ لوگ ہنستے ہوئے برآمد ہوئے۔ میں نے عرض کیا اے مولیٰ! اگر تو چاہتا تو ان سب کو اپنے کرم سے برابر کر دیتا؟ اُسوقت کسی منادی نے کہا، اے فلاں شخص یہ اہلِ قبور کے احوال اُنکے اعمال کے مطابق ہیں، ان میں جو عمدہ لباس والے ہیں، وہ پاکیزہ خصلت کے ہیں، اور جو حریر و دیباج میں ملبوس ہیں وہ شہداء ہیں، اور جو خوشبودار لباس میں ہیں، وہ روزہ دار ہیں۔ اور جو اصحابِ سر (اہلِ معرفت) ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سراپردہ میں ہیں۔ اور جو رونے والے ہیں، وہ گنہگار لوگ ہیں۔

امام یافعی فرماتے ہیں کہ مُردہ کو اچھی حالت میں دیکھنا، یا بُری حالت میں دیکھنا، یہ ایک

قال لما حضرت کعبا الوفاة اتته ام بشر ابن البراء قالت یا ابا عبد الرحمن
ان لقیت فلانا فاقرئه منی السلام قال لها یغفر اللہ لک یا ام بشر نحن اشغل
من ذلک فقالت اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
نسمة المؤمن تسرح من الجنة حیث شاءت ونسمة الکافر فی سجین مسجونة
قال بلی قالت فهو ذلک، واخرج الطبرانی فی مراسیل عمرو بن حبیب قال
سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ارواح المؤمنین فقال فی حواصل
طیر خضر تسرح فی الجنة حیث شاءت قالوا یا رسول اللہ وارواح الکفار
قال محبوسة فی سجین، واخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات والبیهقی
فی الشعب عن سعید بن المسیّب ان سلمان الفارسی وعبد اللہ بن سلام التقیا
فقال احدهما لصاحبه ان لقیت ربک قبلی فاخبرنی بماذا لقیت فقال وتلتقی الاحیاء
والاموات قال نعم اما المؤمنون قال ارواحهم فی الجنة تذهب حیث شاءت
واخرج الطبرانی والبیهقی فی الشعب عن عبد اللہ بن عمرو قال ارواح المؤمنین
کالطیر تأکل من ثمر الجنة، واخرجه ابن منده مرفوعا، واخرج ابن ابی شیبة
والبیهقی فی الشعب من طریق ابن عباس عن کعب قال جنة الماوی فیها طیر خضر ترفع
فیها ارواح المؤمنین الشهداء وتسرح فی الجنه وارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود
وعلی النار تغدو وتروح وان اطفال المؤمنین فی عصافیر فی الجنة، واخرج هناد
بن السری فی الزهد عن هذیل قال ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود
تروح وتغدو علی النار وارواح الشهداء فی اجواف طیر خضر واولاد المسلمین
الذین لم یبلغوا الحلم فی عصافیر من عصافیر الجنة ترعی وتسرح، واخرج
ابن المبارک عن عمر قال ارواح المومنین فی صور طیر بیض فی ظل العرش وارواح
الکافر فی الارض السابعة، واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویه فی تفسیرهما
والبیهقی فی دلائل النبوة عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قسم کا کشف ہے، جسے اللہ تعالیٰ بشارت کے لیے یا نصحت کے لیے یا میت کی مصلحت کے لیے ظاہر فرماتا ہے۔ یہ یا تو بھلائی کی نشانی کے لیے ہوتا ہے، یا دین کو پورا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ انکے سوا اور بھی اغراض ہیں۔ پھر یہ کہ یہ رُویت کبھی خواب میں ہوتی ہے اور یہ زیادہ ہے۔ اور کبھی بیداری میں ہوتی ہے، یہ اولیاء اور اصحاب احوال کی کرامتوں میں سے ہے۔ فرماتے ہیں کہ "کفایۃ المعتقد" میں بعض برگزیدہ بزرگوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بزرگ اپنے والد کی قبر پر بعض وقت آتے تو وہ اُن سے باتیں کرتے تھے۔

حضرت لالکائی "السنۃ" میں اپنی سند کے ساتھ بروایت یحییٰ ابنِ معین نقل کرتے ہیں کہ کہا میں نے اس قبرستان کی بعض قبروں میں عجیب بات دیکھی ہے کہ کسی قبر سے مریض کے کراہنے کی سی آواز سنتا ہوں، اور کسی قبر سے مؤذن کی اذان کی آواز سُنتا ہوں، اور وہ اُس کی اذان کا جواب دیتے تھے۔

قبروں میں مُردوں کا نماز پڑھنا

ابونعیم "الحلیۃ" میں حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! جب میں نے حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ کو اُنکی قبر میں داخل کیا، اور میرے ساتھ حمید الطویل تھے، پھر جب ہم کچی اینٹیں قبر پر چن چکے تو وہ گر پڑیں، اُسوقت میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنی زندگی میں دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے خدا اگر تو مجھے قبر میں کچھ عطا فرمائے تو مجھے اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی عادت عطا فرمانا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرما کر یہ خصلت اُنھیں عطا فرما دی۔

قبروں میں مُردوں کا قرأت کرنا

امام ترمذی اور امام بیہقی نے بسندِ حسن، سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت فرمائی کہ

قال اتيت بالمعراج الذی تعرج علیه ارواح بنی آدم فلم یر الخلائق احسن من المعراج الذی یراه المیت حین یشق بصره الی السماء فان ذلك عجبه فصعدت انا وجبریل فاستفتح باب السماء فاذا انا بآدم تعرض علیه ارواح ذریته المؤمنین فیقول روح طیبة ونفس طیبة اجعلوها فی علیین ثم تعرض علیه ارواح ذریته الفجار فیقول روح خبیثة ونفس خبیثة اجعلوها فی سجین، واخرج ابونعیم بسند ضعیف عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ارواح المؤمنین فی السماء السابعة ینظرون الی منازلهم فی الجنة، واخرج ابونعیم فی الحلیة عن وهب بن منبه قال ان الله فی السماء السابعة دارا یقال لها البیضاء تجتمع فیها ارواح المؤمنین فاذا مات من اهل الدنیا احد تلقته الارواح یسألونه عن اخبار الدنیا کما یسأل الغائب عن اهله اذا قدم علیهم، واخرج سعید بن منصور عن ابن عمر انه عزی اسماء بابنها عبد الله بن الزبیر وجثته مصلوبة فقال لا تحزنی فان الارواح عند الله فی السماء وانما هذه جثة، واخرج المروزی فی الجنائز عن عبد الله بن الزبیر عن العباس بن عبد المطلب قال ثم ترفع ارواح المؤمنین الی جبریل فیقال انت ولی هذه الی یوم القیمة، واخرج سعید بن منصور عن بن عبد الرحمن قال لقی سلمان الفارسی عبد الله ابن سلام فقال له ان مت قبلی فاخبرنی بما تلقی وان مت قبلك اخبرتك قال وکیف وقد مت فقال ان الروح اذا خرج من الجسد کان بین السماء والارض حتی یرجع الی جسده واخرج جریر فی تفسیره عن ابن عباس فی قوله تعالی الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسك التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی قال سبب ممدود ما بین المشرق والمغرب بین السماء والارض فارواح الموتی وارواح الاحیاء الی ذلك السبب تعلق النفس المیتة بالنفس الحیة فاذا اذن لهذه الحیة بالانصراف الی جسدها تستکمل رزقها فامسکت

اُنھوں نے فرمایا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابی ایک قبر پر بیٹھے ہوئے تھے، اُنھیں گمان بھی نہ تھا کہ یہاں قبر ہے، اچانک اُس میں سے کسی انسان کی سُورۃ ملک پڑھنے کی آواز آنے لگی، یہانتک کہ اُس نے اُس سُورۃ کو ختم کر دیا، اسکے بعد وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ سُورۃ روکنے والی اور نجات دینے والی ہے، یعنی عذابِ قبر سے اُسے نجات دیتی ہے۔

ابوالقاسم سعدی "کتاب الافصاح" میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تصدیق شدہ ہے کہ مُردہ اپنی قبر میں تلاوت کرتا ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی خبر دی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تصدیق فرمائی۔

اور ابنِ مندہ، حضرتِ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا مجھے جستجو تھی کہ معلوم ہو جائے، مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک رات میں حضرت عبداللہ بن محمد و بن حزم رضی اللہ عنہ کی قبر پر گزرا، تو قبر سے قرآنِ کریم کی تلاوت کی آواز میں نے سُنی، وہ نہایت عمدہ طریق سے پڑھ رہے تھے، پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسکا تذکرہ کیا۔ فرمایا یہ اللہ کا بندہ ہے، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روحوں کو قبض فرما کر یاقوت و زبرجد کی قندیلوں میں رکھکر جنت کے درمیان میں لٹکاتا ہے، پھر جب رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُنکی روحوں کو اُنکے جسموں کی طرف واپس کر دیتا ہے، اور وہ طلوعِ فجر تک وہاں رہتی ہیں، پھر جب فجر طلوع کر جاتی ہے، تو اُنھیں اپنی پہلی جگہ واپس کر دیتا ہے۔

ابونعیم "الحلیہ" میں ابراہیم بن عبد الصمد المہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا مجھے اُن لوگوں نے بتایا ہے کہ جو صبح کے وقت قلعہ سے گزرتے ہیں کہ جب ہم حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں، تو قرأتِ قرآن کی آواز کو سنتے ہیں۔

اور ابنِ مندہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا

الميتة وارسلت الاخرى فى الفردوس ولم يسنده ولده من حديث الى الدرداء

الميت اذا مات دير به حول داره شهرا وحول قبره سنة ثم يرفع المكان الذى

تلتقى فيه ارواح الاحياء والاموات، واخرج ابن المبارك فى الزهد

عن سعيد بن المسيب عن سلمان الفارسى قال ارواح المؤمنين فى برزخ

من الارض تذهب حيث شاءت والنفس الكافرين فى سجين وقال ابو القاسم

البرزخ هو الحاجز بين الشيئين وكانه اراد فى الارض بين الدنيا والآخرة،

واخرج ابن ابى الدنيا عن مالك ابن انس قال بلغنى ان ارواح المؤمنين مرسلة

تذهب حيث شاءت، واخرج المروزى فى الجنائز وابن عساكر فى تاريخه عن عبد الله

بن عمرو قال ارواح الكفار تجمع ببرهوت سبخة بحضرموت وارواح المؤمنين تجمع

بالجابية، واخرج ابن عساكر عن عروة ابن رويم قال الجابية تجئ اليها كل روح

طيبة، واخرج ابن ابى الدنيا عن على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه قال ارواح

المؤمنين فى بئر زمزم وارواح الكافرين فى واد يقال له برهوت، واخرج الحاكم

فى المستدرك عن عبد الله بن عمرو قال ارواح المؤمنين تجمع باريحا و

ارواح المشركين تجمع بظفار من حضرموت، واخرج ابن ابى الدنيا

عن وهب ابن منبه قال ارواح المؤمنين اذا قبضت ترفع الى ملك يقال له

رمائيل وهو خازن ارواح المؤمنين، واخرج عن ابان ابن تغلب عن رجل

من اهل الكتاب قال الملك الذى على ارواح الكفار يقال له دومة، واخرج

العقيلى عن كعب قال الخضر على منبر من نور بين البحر الاعلى والبحر الاسفل و

قد امرت دواب الارض ان تسمع له وتطيع وتعرض عليه الارواح بكرة و

عشية هذا المجموع ما وقفنا عليه من الاحاديث والآثار فى مقر الارواح وقد

اختلفت اقوال العلماء فيه بحسب اختلاف هذه الآثار قال ابن قيم والتحقيق انه لا تنافى

وان الارواح متفاوتة فى مستقرها فى البرزخ اعظم تفاوت ولا تعارض

قبر میں مومن کے لیے قرآنِ پاک لایا جاتا ہے کہ وہ اس میں پڑھے۔

اور ابنِ مندہ، عاصم سقطی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے بلخ میں ایک قبر کے لیے ایک گڑھا کھودا، تو اُس میں ایک اور قبر نکلی، جس میں ایک بزرگ سبز تہبند باندھے گرداگرد سبزہ تھا قبلہ رُو بیٹھے تھے، اور اُس کے ایک گوشہ میں قرآنِ کریم تھا جس سے تلاوت کر رہے تھے۔

اور ابنِ مندہ، ابو نصر نیشاپوری قبر کھودنے والے سے روایت کرتے ہیں، جو کہ بہت متقی و صالح تھا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے قبر کے لیے گڑھا کھودا، تو ایک دوسری قبر برآمد ہو گئی، جب میں نے اُس میں نظر ڈالی، تو میں نے دیکھا، ایک خوبصورت حسین نوجوان جسکے کپڑے نہایت عمدہ خوشبودار ہیں، بیٹھا ہوا ہے، اور اُسکے ایک گوشہ میں ایک قرآنِ کریم نہایت خوشخط اُس جیسا میں نے کبھی نہیں دیکھا رکھا ہے اور وہ قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہے، نوجوان نے میری طرف نظر اُٹھا کر کہا، کیا قیامت قایم ہو گئی ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں! اُس نے کہا، میری اس جگہ مٹی ڈالدو۔ چنانچہ میں نے اُس جگہ پر دوبارہ مٹی ڈالدی۔

اور حضرتِ سہیلی، بعض صحابہ سے "دلائل النبوۃ" میں نقل کرتے ہیں کہ اُنھوں نے وطن میں ایک قبر کھودی، تو اچانک ایک دریچہ (کھڑکی) نمودار ہو گیا، جس میں ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا ہے، آگے اُسکے قرآنِ پاک ہے جسے وہ تلاوت کر رہا ہے، اور اُس کے سامنے ایک سبز باغ ہے۔ اور یہ شخص غزوۂ اُحد کا ایک شہید صحابی تھا، کیونکہ اُسکے رخسار و چہرہ پر زخم کے نشان تھے۔ اس روایت کو ابنِ حبان اپنی تفسیر میں بھی لائے ہیں۔

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ "روض الریاحین" میں ایک صالح کی حکایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک بندہ کے لیے قبر کھودی اور لحد تیار کی، ابھی میں وہیں تھا کہ اچانک برابر کی قبر سے ایک اینٹ گری، جب میں نے اُدھر نظر ڈالی تو ایک شخص کو قبر میں بیٹھے ہوئے دیکھا، اور اُسکے جسم پر بہترین شفاف سفید کپڑے تھے،

بین الادلة فان کلا منها وارد علی فریق من الناس بحسب درجاتهم قال وعلی
کل تقدیر فللروح بالبدن اتصال بحیث یصح ان تخاطب ویسلم علیها ولیعرض
علیها مقعدها وغیر ذلک مما ورد فان للروح شأنا اٰخر فتکون فی الرفیق الاعلیٰ
وهی متصلة بالبدن بحیث اذا سلم المسلم علی صاحبه رد علیه السلام وهی
مکانها هناک وانما یأتی الغلط هنا من قیاس الغائب علی الشاهد فیعتقد ان الروح
من حیث ما یعهد من الاجسام التی اذا بلغت مکانا لم یمکن ان تکون من غیره
وهذا غلط محض وقد رأی النبی صلی الله علیه وسلم لیلة الاسراء موسیٰ قائما
یصلی فی قبره ورآه فی السماء السادسة والروح هناک کانت فی مثال البدن
لها اتصال بالبدن حیث یصلی فی قبره ویرد السلام فالروح تردها علیه وهو
فی الرفیق الاعلیٰ ولا تباین بین الامرین فان شأن الارواح غیر شأن الابدان
وقد مثل ذلک بعضهم بالشمس والسماء وشعاعها فی الارض وقد قال صلی الله
علیه وسلم من صلی علیَّ عند قبری سمعته ومن صلی نائیا بلغته هذا مع القطع
بأن روحه فی علیین مع ارواح الانبیاء وهو الرفیق الاعلیٰ فثبت بهذا انه
لا منافاة بین کون الروح فی علیین او فی حاجز بین السماء والارض او سجین
ولها اتصال بالبدن بحیث یدرک ویسمع ویصلی ویقرأ وانما یستغرب هذا
لکون الشاهد الدنیوی لیس فیه ما یشابه هذا او امور الاٰخرة والبرزخ علی
نمط غیر المالوف فی الدنیا الی ان قال والحاصل انه لیس للارواح سعیدها
وشقیها مستقر واحد وکلها علی اختلاف محالها وسائر مقارها لها اتصال باجسادها
فی قبورها یحصل لها من النعیم او العذاب المقیم ما کتب، وقال الحافظ ابن حجر
ارواح المؤمنین فی علیین وارواح الکافرین فی سجین ولکل روح بجسدها اتصال
معنوی لا یشبه الاتصال فی الحیوٰة الدنیا بل اشبه شیٔ به حال النائم وان کان
هو اشد من حال النائم اتصالا قال وبهذا یجمع بین ما ورد ان مقرها فی علیین

اور ایک سمت ایک مصحف تھا، جو کہ سنہرے حروف سے مکتوب تھا، وہ اس میں سے تلاوت کر رہا تھا۔ اُس نے میری طرف نظر اُٹھائی اور مجھ سے کہا، کیا قیامت قائم ہوگئی؟ میں نے کہا، نہیں! اُس نے کہا، خدا تمہیں سلامت رکھے، اینٹ کو اپنی جگہ لگا کر بند کردو، تو میں نے بند کر دیا۔

امام یافعی اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ قبر کھودنے والوں میں سے ایک ثقہ شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبر کھودی، تو اُس میں ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا دیکھا، اور اُسکے ہاتھ میں قرآن کریم تھا، وہ اُس سے تلاوت کر رہا تھا، اور اُسکے نیچے نہر جاری تھی۔ اُسے دیکھکر وہ بیہوش ہوگیا، اور وہ شخص وہاں سے نکل کر کہیں چلا گیا، پھر کسی نے اُسکو نہ پایا۔ اور بیہوش شخص تین دن کے بعد ہوش میں آیا

مومن کو قبر میں فرشتے قرآن سکھاتے ہیں

ابو الحسن ابنِ شبران "الفوائد" میں بطریق عطیہ عوفی، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کی تعلیم شروع کی، اور وہ مکمل کیے بغیر مر جائے، تو فرشتے اُسکی قبر میں آکر سکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اِلقاء فرماتا ہے، یہانتک کہ وہ تعلیم قرآن مکمل کر لیتا ہے۔

اور ابنِ ابی الدنیا، اور ابنِ مندہ، عطیہ عوفی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے، اور اُس نے کتابِ الٰہی کی تعلیم نہ پائی ہو، تو اُسے اللہ تعالیٰ اُسکی قبر میں سکھاتا ہے، اور اُسے اُس پر ثواب عطا فرماتا ہے

ابنِ ابی الدنیا سیدنا الحسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ بندۂ مومن جب مر جائے، اور وہ قرآن کو حفظ نہ کر سکے تو ملائکہ حفظ کا حکم فرماتا ہے کہ اُسے قبر میں قرآن حفظ کرائیں، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُسے

اوسجين او بئر وما نقله ابن عبد البر عن الجمهور انها عند افنية قبورها قال
ومع ذلك فهي ماذون لها في التصرف وتأوى الى محلها من عليين او سجين قال
واذا نقل الميت من قبر الى قبر فالاتصال المذكور مستمر وكذا اذا تفرقت الاجزاء
وقال صاحب الافصاح المنعم على جهات مختلفة منها ما هو طائر في اشجار مختلفة
في الجنة ومنها ما هو في حواصل طير خضر ومنها ما هو في حواصل طير كالزرازير
ومنها ما هو في اشجار الجنة ومنها ما هو في صور تخلق لهم من ثواب اعمالهم
ومنها ما تسرح وتردد الى جثتها تزورها ومنها ما تتلقى ارواح المقبوضين ومنها
ما هو في كفالة ميكائيل ومنها ما هو في كفالة آدم ومنها ما هو في كفالة ابراهيم
قال القرطبي وهذا قول حسن يجمع الاخبار لئلا تتدافع وذكر البيهقي في
كتاب عذاب القبر نحوه لما ذكر حديث ابن مسعود في ارواح الشهداء
وحديث ابن عباس ثم اورد حديث البخاري عن البراء قال لما توفى
ابراهيم ابن النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان له مرضعا في الجنة، ثم قال يحكيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن ابنه ابراهيم بانه يرضع في الجنة وهو مدفون بالبقيع في قبره بالمدينة
وقال الشعبي في بحر الكلام الارواح على اربعة وجوه ارواح الانبياء تخرج
من جسدها وتصير صورتها مثل المسك والكافور وتكون في الجنة تأكل
وتشرب وتنعم وتأوى بالليل الى قناديل العرش، وارواح المطيعين
من الشهداء تخرج من جسدها وتكون في اجواف طير خضر في الجنة
تأكل وتشرب وتنعم وتأوى الى قناديل معلقة تحت العرش، وارواح
الطائعين بربض الجنة لا تأكل ولا تنعم ولكن تنطلق الى الجنة و
ارواح العصاة من المؤمنين تكون بين السماء والارض في الهواء
واما ارواح الكفار فهي في سجين في جوف طير سود تحت الارض

حفاظ کے زمرہ میں اُٹھاتا ہے۔

اور ابن ابی الدنیا یزید رقاشی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ بندۂ مومن جب مر جاتا ہے، اور حفظِ قرآن کا کچھ حصہ تعلیم سے رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکۂ محافظین کو حکم فرماتا ہے کہ مابقی حصّہ کو قبر میں یاد کرائیں یہانتک کہ قبر سے حافظ ہو کر اُٹھے گا۔

مومن کو قبر میں لباس پہنانا

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل "زوائد الزہد" میں سیدنا عبادہ بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا، تو آپ نے اپنی صاحبزادی سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرے اِن دونوں کپڑوں کو دھو کر مجھے انہی کا کفن دینا، کیونکہ ابو بکر اُن دو شخصوں میں سے ضرور ایک ہے، یا تو وہ (قبر میں) اچھے لباس پہننے کا مستحق ہے، یا بُرائی کی وجہ سے لباس اُتروائے جانے کا مستحق ہے۔

اور ابن ابی الدنیا یحییٰ بن راشد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں فرمایا کہ میرے کفن میں کفایت برتنا کیونکہ اگر میں اللہ کے نزدیک اچھا ہوں، تو میرے کفن کو اچھے لباس سے بدل دیگا، اور اگر میں اسکے برعکس ہوں، تو اسے بھی اُتار دیگا اور سب کچھ لے لیا جائے گا، اور میری قبر بھی مختصر رکھنا، کیونکہ اگر میں اللہ کے نزدیک اچھا ہوں، تو میرے لیے قبر کو حدِ نظر تک وسیع فرما دیگا، اور اگر میں اسکے برعکس ہوں، تو اُسے مزید تنگ کر دے گا یہانتک کہ میری پسلیاں چکنا چور ہو جائینگی۔

سعید بن منصور اپنی "سُنن" میں، اور ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں،

السابعة وهی متصله باجسادها فتعذب الارواح وتتألم الاجساد منه کالشمس فی السمآء ونورها فی الارض -

ذکر رضاع اطفال المؤمنین وحضانتهم

اخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب العزی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مولود یولد فی الاسلام فهو فی الجنة شبعان ریان یقول یارب اورد علیّ ابوی، واخرج ابن ابی الدنیا عن خالد بن معدان قال ان فی الجنة شجرة یقال لها طوبی کلها ضروع فمن مات من الصبیان الذین یرضعون رضع من تلك الشجرة وحاضنهم خلیل الرحمٰن علیه السلام، واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیره عن خالد بن الولید عن خالد بن ملکان قال ان فی الجنة شجرة یقال لها طوبی کلها ضروع یرضع منها صبیان اهل الجنة وان سقط المرأة یکون فی نهر من انهار الجنة یتقلب فیه حتّٰی تقوم القیمة فیبعث ابن اربعین سنة، واخرج ابن ابی الدنیا فی العزی عن عبید الله بن عمیر قال ان فی الجنة شجرة لها ضروع کضروع البقر یتغذی بها ولدان اهل الجنة، واخرج الامام احمد فی مسنده والحاکم فی مستدرکه وصححه البیهقی وابن ابی داؤد کلاهما فی البعث وابن ابی داؤد فی العزی من طریق ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولاد المؤمنین فی الجنة یکفلهم ابراهیم وسارة حتی یردهم الی ابیهم یوم القیمة والحمد لله رب العٰلمین ؛

تمت

مطبوعه تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور پاکستان

اور ابن ابی الدنیا و حاکم "المستدرک" میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا "میری مَوت کے وقت میرے لیے صرف دو کپڑے خریدنا، اس سے زائد تم پر لازم نہیں ہے، کیونکہ اگر تمہارا یہ دوست راہِ صواب پر ہے، تو اللہ تعالیٰ اِن دونوں سے بہتر لباس پہنائیگا، ورنہ وہ ان دونوں کو بھی بہت جلد اُتار دے گا۔

ابن سعد "طبقات" میں، اور بیہقی بطریق سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا، میرے لیے صرف دو سفید کپڑے خریدنا، کیونکہ یہ دونوں کپڑے بہت قلیل مدّت میرے اُوپر رہینگے، یہانتک کہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ یا تو بہتر سے بدل دیگا، یا ان سے بدتر کے ساتھ بدل دیگا۔

اور سعید بن منصور، علیہ بنت ابان بن صیفی غفاری صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ہمیں وصیّت کی تھی کہ قمیص میں مجھے کفن نہ دینا، فرماتی ہیں کہ اُنکی وصیّت کے برعکس قمیص کا کفن دیدیا تو اُنکے دفن کر دینے کے دوسرے دن صبح کو اچانک ہم نے دیکھا کہ جس قمیص میں اُنھیں کفن دیا گیا تھا، وہ کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔

مومن کے لیے قبر میں بستر بچھایا جانا!

ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن المنذر اپنی اپنی تفسیروں میں، اور ابو نعیم "حلیہ" میں مجاہد سے بتحتِ آیتِ کریمہ:

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ | اُنکی جانوں کے لیے بستر کیا جائیگا۔

روایت کرتے ہیں کہ فرمایا اُن کی قبروں میں بستر کیا جائے گا۔

اور ابن المنذر اسی آیت کے تحت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا، اُنکے

آرام کی جگہ کو ہموار کیا جائے گا۔

اور ابنِ ابی الدنیا اور امام بیہقی، سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومن کیلئے قبر میں کہا جائیگا کہ حجلۂ عروسی کی مانند قبر کو آراستہ کر دو۔

قبروں میں مُردوں کا باہم زیارت کرنا

امام ترمذی، ابنِ ماجہ، اور "شعب الایمان" میں امام بیہقی، ابی قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تمہارا بھائی دنیا سے رخصت ہو، تو اُسے عُمدہ کفن دینا چاہیئے، کیونکہ مُردے قبروں میں باہم زیارت و ملاقات کرتے ہیں ـــــــ امام بیہقی اسی روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کفن دینے کے بارے میں اُنکا ارشاد اور اس حدیث میں کوئی مخالفت نہیں ہے، کیونکہ اُن کا قول مہلت اور پاکیزگی کے لیے ہے، یہ اسلیئے ہے کہ آپ ایسے ہی ہیں، جیسے کہ وہ ہمارے دیکھنے میں تھے، اور اُنکو اللہ تعالیٰ کیسا دکھنا چاہتا ہے، وہ اُسی کے علم میں ہے، جیسا کہ شہداء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ، یعنی "بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں"۔ حالانکہ ہم نے ان شہداء کو دیکھا ہے کہ وہ خون میں لت پت ہوتے ہیں، پھر وہ مقبوض ہو جاتے ہیں۔ اُن کا یہ حال ہماری نظروں میں ہے، لیکن در پردہ اُن کا حال ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی خبر دی، اور اگر وہ ہمارے دیکھنے میں بھی ویسے ہی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی خبر دی ہے تو یقیناً غیب پر ایمان اُٹھ جائے۔

اور الحرث بن ابی اُسامہ اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے مُردوں کو خُوب اچھا کفن دو، کیونکہ وہ قبروں میں باہم ملاقات کے وقت اظہارِ فخر کرتے ہیں۔

اور ابنِ عدی "الکامل" میں مرفوعاً سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔

اور خطیب بغدادی "التاریخ" میں مرفوعاً حضرتِ انس کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔

اور ابنِ ابی شیبہ "المصنف" میں ابنِ سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ کہا عمدہ کفن کو محبوب رکھتے تھے، اور کہا جاتا ہے کہ مردے اپنے کفنوں میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔

اور سلفی "المشیخۃ البغدادیۃ" میں محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مستحب جانتے ہیں کہ کفن میں لفافہ اور تہبند ہو، اور فرمایا مردے قبروں میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔

اور ابنِ ابی الدنیا "کتاب المقامات" میں مرسلاً ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی جرح نہیں ہے، راشد ابنِ سعید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی فوت ہو گئی، خواب میں بہت سی عورتوں کو دیکھا، لیکن اپنی بیوی کو ان میں نہ دیکھا، تو اس نے ان سے اسکے بارے میں دریافت کیا، انھوں نے کہا چونکہ تم نے انکو کم کفن دیا ہے اسلیے وہ ہمارے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ پھر وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا "دیکھو کوئی ثقہ شخص دنیا سے رخصت ہونیوالا ہے؟ تو ایک انصاری ملا جو قریب الموت تھا، اِس نے اُس سے اسکا تذکرہ کیا، تو اُس انصاری نے کہا، اگر کوئی مُردہ کو پہنچا سکتا ہے، تو میں پہنچا دونگا۔ اسکے بعد اُس انصاری کا انتقال ہو گیا۔ پھر وہ دو کپڑے زعفران میں رنگے ہوئے لایا اور ان دونوں کپڑوں کو انصاری کے کفن میں رکھدیا۔ اس کے بعد جب رات آئی، تو اُس نے عورتوں کو دیکھا، اور انکے ساتھ اُس کی بیوی بھی تھی، اور اُس پر دو زرد رنگ کے کپڑے تھے۔

اور شیخ ابنِ حبان "کتاب الوصایا" میں قیس بن قبیصہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ایمان نہ لائے اُسے مُردوں کے ساتھ گفتگو کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی۔ کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا مُردے بھی گفتگو کرتے ہیں؟ فرمایا، ہاں! بلکہ باہم ملاقات بھی کرتے ہیں۔

ابنِ ابی الدنیا، سعید سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مُردہ کو جب قبر میں رکھدیا جاتا ہے تو اُسکے اہل وعیال، پیچھے رہنے والوں کی بابت پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے؟ اور فلاں نے کیا کیا ہے؟۔ اور وہ مجاہد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ مردِ مومن کو قبر میں اُس کی صالح اولاد آسانی بہم پہنچاتی ہے۔

ابنِ قیم کہتے ہیں کہ ارواح کی دو قسمیں ہیں، ایک منعمہ دوسری معذبہ۔ لہٰذا جو روحیں عذاب والی ہیں، انھیں باہم ملاقات وزیارت سے روکدیا جاتا ہے، اور جو روحیں نعمت والی ہیں، وہ آزاد وغیر مقید ہیں، چنانچہ وہ باہم ملاقات وزیارت کرتی ہیں، اور دنیا میں رہنے والوں کے احوال دریافت کرتی ہیں۔ لہٰذا ہر روح اپنے اُس رفیق کے ساتھ ہوتی ہے جو اُسکے عمل کے مطابق ہو۔ اور ہمارے نبیِ کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ مبارک رفیقِ اعلیٰ (یعنی حق تعالیٰ) کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الآیہ پ۵ ع۶ ترجمہ:۔ "اور جو اللہ اور اُسکے رسول کا حکم مانے، تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے رفیق وساتھی ہیں"۔ اور یہ معیت دنیا میں بھی ثابت ہے، اور عالمِ برزخ و آخرت میں بھی ہے۔ اور تیسرے عالم یعنی برزخ میں آدمی اُسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

سلفی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر میں جسم کی طرف رُوح کا لوٹنا تمام مُردوں کے لیے صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ جسم میں رُوح کے ہمیشہ رہنے میں اختلاف ہے، آیا یہ کہ

مُردہ کا بدن روح کیساتھ اسی طرح زندہ رہتا ہے جسطرح کہ دنیا میں ہے؟ یا یہ کہ اسکے بغیر یہ بات مشیّتِ الٰہی پر موقوف ہے، وہ جسطرح چاہے رکھے، اسلیے کہ روح کیواسطے حیات کی ہیوستگی امر عادی ہے نہ کہ عقلی۔ اور یہ بات کہ بدن، روح کے ساتھ ویسے ہی حیات رکھے جیسے کہ دنیا میں ہے، تو یہ اُس قبیل سے ہے جسے عقل جائز رکھتی ہے۔ لہٰذا جو سُنا ہے اگر وہ صحیح ہے، تو ہم اتباع کرتے ہیں۔ اور وہ جو علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے اور اسکی شہادت دی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، تو یہ روایت اسکی مستدعی نہیں کہ جسم بھی زندہ ہو۔ اسی قبیل سے وہ صفات ہیں، جو شبِ معراج انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مذکور ہیں، تو یہ سب کے سب صفات ہیں نہ کہ اجسام۔ اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ انکی حیات حقیقی ہے کہ وہ اپنے جسموں کے ساتھ ویسے ہی حیات رکھتے ہوں جیسے کہ دنیا میں تھے۔ ورنہ ہمارے مشاہدہ کیمطابق جسموں کیلیے جو کھانے پینے کی احتیاج ہے، وہ لازم آتی ہے۔ بلکہ انکا حکم دوسرا ہے۔ اب رہی پہلی بات مثلاً جاننا، پہچاننا اور سُننا وغیرہ، تو اس میں شک نہیں کہ یہ تمام مُردوں کیلیے ثابت ہے۔ یہ کلام سُبکی کا ہے۔

امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اہلِ سُنت کا مذہب یہ ہے کہ بعض وقتوں میں علّیین یا سجّین سے مُردوں کی روحیں، قبروں میں اُنکے جسموں کی طرف لوٹائی جاتی ہیں، اور یہ سب ارادۂ الٰہی پر منحصر ہے۔ مثلاً جمعہ کی رات وغیرہ میں۔ اور مُردوں کا بٹھانا، باتیں کرنا، نعمت والوں کو نعمتیں دینا، عذاب والوں کو عذاب دینا جبتک وہ علیین یا سجین اور قبروں میں رہیں، روح و جسم دونوں کے ساتھ مشترک ہے۔

مُردوں کا زیارت کرنیوالوں کو پہچاننا اور ان سے اُنس و محبت رکھنا

ابن ابی الدنیا، کتاب المقبورین میں سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مردِ مسلم ایسا نہیں جسکی زیارت اسکا بھائی نہ کرے

وہ اُسکے پاس بیٹھتا ہے، اُس سے اُنس و محبت کرتا، اور کھڑے ہو کر اُسے رخصت کرتا ہے۔
اور امام بیہقی "شعب الایمان" میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
فرمایا جب کوئی شخص کسی قبر کے قریب سے گزرتا ہے تو وہ اُسے پہچانتا ہے اور اُسکے سلام کا جواب
دیتا ہے ـــــ اور ابن عبدالبر "الاستذکار" اور "التمہید" میں زرارہ سے روایت کرتے ہیں
کہ جسے وہ دنیا میں پہچانتا اور محبت رکھتا تھا اُسے قبر میں بھی جانتا و پہچانتا ہے ـــــ اور
ابن ابی الدنیا، اور امام بیہقی "شعب" میں محمد بن واسع سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے
فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مُردے جمعہ کے دن اور اس سے پہلے اور بعد والے دن میں اپنے
زیارت کرنیوالوں کو پہچانتے اور جانتے ہیں۔ اور ضحاک سے انھوں نے یہ بھی روایت کیا ہے
کہ جس نے ہفتہ کے دن، سورج نکلنے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کی، تو وہ مُردہ اُسے جان
لیتا ہے۔ کسی نے اُن سے دریافت کیا، یہ کیسے؟ جواب دیا، اسلیے کہ یہ دن جمعہ کے قریب ہے
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ ہر مسلمان بھائی جب اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے، اور وہ اُسے دنیا میں جانتا ہے
تو جب وہ سلام کرتا ہے، تو اُسے سلام کا جواب دیتا اور پہچانتا ہے۔ عبدالحق نے اسکی تصحیح کی ہے
اور صابونی "المائتین" میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور "اربعین الطائیہ"
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مُردہ اپنی قبر میں اُس سے محبت و
اُنس کرتا ہے جبکہ وہ ...... (یہاں اصل بیاض ہے) ـــــ ابن قیم کہتے ہیں کہ احادیث
و آثار ایسے زائرین کے بارے میں مروی ہیں، جب وہ مُردہ کے پاس آتے ہیں، تو وہ اُنھیں
جان لیتا ہے، اور اُنکے سلام کو سُنتا، اُن سے محبت کرتا، اور اُنکے سلام کا جواب دیتا ہے
یہ بات شہداء اور عام مسلمانوں کے حق میں عام ہے، کیونکہ اسکے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔
کہتے ہیں کہ اصح بات ضحاک کی حدیث ہے وقت معین کی دلالت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کیلیے مشروع فرمایا ہے کہ اہلِ قبور کو مخاطب کر کے اُنھیں سلام
[illegible] سنتے اور سمجھتے ہیں

رُوحوں کی جائے اقامت

امام مسلم، سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہداء کی روحیں سبز پرندہ کے قالب میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں استراحت کرتی ہیں، پھر وہ عرش کے نیچے قندیلوں میں ٹھہر جاتی ہیں ——— اور امام احمد و ابوداؤد حاکم و بیہقی "شعب" میں سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا کوئی دوست انتقال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ انکی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی نہروں کی طرف لاتا ہے، اور وہ جنتی پھلوں کو کھاتی ہیں، پھر وہ زیرِ سایہ عرش، سونے کی قندیلوں میں آویزاں ہو جاتی ہیں۔

اور امام احمد، عبد ابنِ حمید، اور ابنِ ابی شیبہ اپنی مسند میں، اور طبرانی "شعب" میں بسندِ حسن سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہداء کی روحیں سبز قبوں میں بابِ جنت سے اسکی نہروں میں جاتی ہیں وہاں سے صبح و شام اپنا رزق حاصل کرتی ہیں ——— اور ہناد بن سری کتاب "الزہد" میں ابنِ ابی شیبہ، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، شہداء قبوں میں جنت کے باغوں میں ہوتے ہیں، انکی طرف ثور اور حوت دوڑتے ہیں، وہ انکے ساتھ کھیلتے ہیں۔ پھر جب انھیں کسی چیز کی احتیاج ہوتی ہے، تو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور وہ جنت میں سے کھاتے ہیں، اور وہ جنت میں ہر ذائقہ کی چیزیں پاتے ہیں۔

اور امام بخاری، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ حارثہ جب شہید ہوئے تو انکی والدہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حضور خوب جانتے ہیں اگر حارثہ کی اقامت جنت میں ہے، تو میں صبر کرتی ہوں، اور اگر اسکے سوا کہیں اور ہے تو فرما دیجیے میں کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ بہت بڑے وافر باغوں میں، اور فردوسِ اعلیٰ میں ہیں ——— امام مالک نے مؤطا میں، اور نسائی نے

بسندِ صحیح سیدنا کعب بن مالک سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں آویزاں رہتی ہے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اسکے جسم کی طرف لوٹا کر اٹھائے —— اور امام احمد وطبرانی نے بسندِ صحیح اُمّ ہانی سے روایت کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب ہم مرجائینگے تو باہم ملاقات اور ایک دوسرے سے حُسن سلوک کی کیا صورت ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روحیں خوبصورت پرندوں کی شکل میں درخت سے آویزاں ہونگی، پھر جب قیامت قایم ہوگی، تو ہر روح اپنے جسم میں داخل کردی جائیگی —— اور ابن سعد "الطبقات" میں بطریق محمود لبید سے وہ اُمّ بشر بن براء سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مُردے باہم کیسے تعارف کرینگے؟ فرمایا "یہ پاکیزہ جانیں، جنت میں سبز پرندوں کی شکلوں میں ہونگی، چونکہ پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح یہ جانیں بھی پہچانینگی —— اور ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی "الشعب" میں بسندِ حسن، حمزہ بن مالک بن حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت کعب کی وفات کا وقت قریب آتا، تو اُمّ بشر بن براء اُنکے پاس آئیں، انھوں نے کہا، اے ابا عبدالرحمٰن! اگر تمہاری فلاں شخص سے ملاقات ہو، تو اُن سے میرا سلام کہنا۔ انھوں نے کہا اے اُمّ بشر! اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے، ہمیں اس سے روکدیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سُنا کہ فرمایا، مومن کی روح جنت میں جہاں چاہے استراحت کرے، اور کافر روح سجّین میں مقید ہے۔ انھوں نے کہا ہاں! اُمّ بشر نے کہا یہ بھی ایسا ہی ہے —— اور طبرانی "مراسیل" میں عمرو بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مومنوں کی ارواح کے بارے میں دریافت کیا، تو فرمایا سبز پرندوں کے قالب میں جنت کے اندر جہاں

چاہیں استراحت کریں۔ پھر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کافروں کی روحوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا وہ سجّین میں مقید ہونگی ——— اور ابن ابی الدنیا "المنامات" میں اور امام بیہقی "الشعب" میں، سعید بن مُسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام دونوں ملے، تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے اپنے رب سے ملاقات کی، تو مجھے خبر دینا کہ کس طرح ملاقات ہوئی؟ تو انھوں نے کہا، کیا زندے اور مُردے ملاقات کر سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں! کیونکہ مومنوں کی روحیں جنت میں جہاں چاہیں جا سکتی ہیں ——— اور طبرانی و بیہقی "الشعب" میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومنوں کی روحیں زرد رنگ کی مانند جنتی پھل کھاتی ہیں ——— اور ابن مندہ مرفوعاً اور ابن ابی شیبہ بیہقی "الشعب" میں بطریق ابن عباس، حضرت کعب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جنۃ الماویٰ ہے، اس میں مسلمان شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں اُڑتی ہیں اور جنت میں استراحت کرتی ہیں۔ اور آلِ فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے خول میں ہیں، اور آگ میں اُنکی غذا و مسکن ہے۔ اور مسلمان بچّوں کی روحیں جنت میں چڑیوں کی طرح ہیں ——— اور ہناد بن سری "الزہد" میں ہذیل سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، آلِ فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے خول میں رہتی ہیں، اور آگ پر اُن کا ٹھکانا ہے۔ اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں ہیں، اور مسلمانوں کے وہ بچے جو بلوغت کو نہیں پہنچے، وہ چڑیوں کی صورت میں جنت کے اندر چہچہاتے اور آرام پاتے ہیں ——— اور ابن المبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومنوں کی روحیں عرش کے زیرِ سایہ سفید پرندوں کی صورت میں ہیں، اور کافروں کی روحیں ساتوں زمین کے نیچے مقید ہیں ——— اور ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اپنی اپنی تفسیروں میں، اور امام بیہقی "دلائل النبوۃ" میں سیدنا ابوسعید خدری

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ معراج مجھے بنی آدم کی روحوں کے مقامِ عروج پر پہنچایا گیا، اور کسی مخلوق نے اس معراج کو اس سے زیادہ حسین نہیں دیکھا جسے مردہ اپنی آنکھ کے پھٹتے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے، اور اُسے عجیب منظر نظر آتا ہے۔ پھر اُسوقت میرے سامنے بنی آدم میں سے اولادِ مومنین کی روحیں پیش ہوئیں، اور بتایا کہ یہ پاکیزہ روحیں اور نفیس جانیں ہیں، اِنکا مسکن علیین ہے۔ پھر فاجروں کی ذریت کی روحیں لائی گئیں فرمایا یہ خبیث روحیں اور خبیث جانیں ہیں، اِنکو سجین میں مقید کیا گیا ہے۔

اور ابو نعیم بسندِ ضعیف سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کی روحیں ساتوں آسمانوں میں، جنت میں اپنی اپنی جگہوں کو دیکھتی ہیں ——— اور ابو نعیم "الحلیہ" میں وہب بن منبہ سے راوی کہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان میں ایک گھر بنایا ہے، اسکا نام "بیضاء" ہے اس میں مسلمانوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب دنیا سے کوئی آدمی رخصت ہو کر آتا ہے، تو وہ روحیں اُس سے ملاقات کرتی ہیں، اور اُس سے دنیا کی خبریں پوچھتی ہیں، جسطرح غائب سے اُسکے گھر والوں کا حال اُسکے آنے پر پوچھتے ہیں ——— اور سعید بن منصور سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اسماء سے اُنکے فرزند عبد اللہ بن زبیر کے سُولی دیئے جانے پر تعزیت کی اور کہا، اے اسماء! تم غم نہ کرو کیونکہ ارواح آسمان میں خدا کے قرب میں ہیں اور یہ جسم بھی ——— اور مروزی "الجنائز" میں بروایت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مومنین کی روحیں جبریل علیہ السلام تک لیجائی جاتی ہیں، اور کہا جاتا ہے تم قیامت تک اس جگہ کے مالک ہو ——— اور سعید بن منصور، مغیرہ بن عبد الرحمٰن سے راوی کہ فرمایا حضرت سلمان فارسی نے عبد اللہ بن سلام سے ملاقات کی، تو انھوں نے اُن سے کہا

اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا جاؤ، تو مجھے حق تعالیٰ سے ملاقات کا حال بتانا، اور اگر میں تم سے پہلے وفات پا جاؤں، تو میں تمہیں بتا دونگا۔ فرمایا یہ کسطرح ملاقات ہوگی؟ فرمایا بلاشبہ روح جب اپنے جسم سے نکلتی ہے، تو آسمان و زمین کے درمیان ہوتی ہے یہانتک کہ وہ اپنے جسم کی طرف لوٹتی ہے ——— اور جویبر اپنی تفسیر میں آیتِ کریمہ اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتہا الآیہ (پ۲۴۔ رکوع ۱) ترجمہ ("اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے انکی موت کے وقت، اور جو نہ مریں انھیں انکے سوتے میں، پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے، اور دوسری ایک میعادِ مقرر تک چھوڑ دیتا ہے") کے تحت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ درازی کا سبب مشرق و مغرب اور آسمان و زمین کے مابین ہے۔ لہٰذا مُردوں کی روحیں اور زندوں کی روحیں، اس سبب تک مُردہ جان، زندہ جان کے ساتھ متعلق رہتی ہے۔ پھر جب اس زندہ کے لیے اپنے جسم کی طرف پلٹنے کی اجازت ملتی ہے، تو اپنے رزق کی تکمیل چاہتی ہے پس مُردہ ٹھہر جاتا ہے، اور دوسرا فردوس میں چلا جاتا ہے ——— اور انکے فرزند نے ابی الدرداء کی حدیث کی سند نہیں بیان کی، اس میں ہے کہ مُردہ جب مر جاتا ہے، تو اپنے گھر کے قریب ایک مہینہ یا اپنی قبر کے نزدیک ایک سال تک روح ٹھہری رہتی ہے، اسکے بعد اس روح کو اس مقام کی طرف لیجایا جاتا ہے، جہاں زندہ اور مُردہ کی روحیں ملاقات کرتی ہیں۔

اور ابن المبارک "الزہد" میں بروایت سعید بن المسیّب، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مسلمانوں کی روحیں عالمِ برزخ میں زمین میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافروں کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

اور ابو القاسم فرماتے ہیں کہ دونوں جہانوں کے درمیانی پردہ کا نام برزخ ہے انکی مراد زمین کی دنیا اور آخرت کا جہان ہے ——— اور ابن ابی الدنیا، مالک ابنِ انس سے راوی کہ فرمایا، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی روحیں جہاں چاہیں چلتی پھرتی ہیں۔

اور "مروزی" "الجنائز" میں، ابنِ عساکر اپنی تاریخ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا "کفار کی روحیں برہوت میں جمع ہوتی ہیں، جو کہ حضرموت کا ایک شور زدہ ٹکڑا ہے اور مومنین کی روحیں جابیہ میں جمع ہوتی ہیں ——— اور ابنِ عساکر، عروہ بن رویم سے راوی کہ کہ فرمایا جابیہ میں ہر پاکیزہ روح لائی جاتی ہے ——— اور ابن ابی الدنیا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا "مسلمانوں کی روحیں چاہِ زمزم میں" اور کافروں کی روحیں برہوت کی وادی میں ہیں ——— اور حاکم "المستدرک" میں عبداللہ بن عمرو سے راوی کہ فرمایا "مسلمانوں کی روحیں اریحا میں جمع ہوتی ہیں، اور کافروں کی روحیں حضرموت کے ظفار میں جمع ہوتی ہیں ——— اور ابنِ ابی الدنیا، وہب بن منبہ سے راوی کہ فرمایا مومنین کی روحیں اُس فرشتہ کی طرف لیجائی جاتی ہیں جسکا نام رومائیل ہے اور وہ مسلمانوں کی روحوں کا خازن ہے ——— اور بروایت ابان بن تغلب، ایک اہلِ کتاب شخص سے راوی کہ وہ فرشتہ جو کافروں کی روحوں پر مقرر ہے اسکا نام "دومہ" ہے ——— اور عقیل، کعب سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، "الخضر، بحرِ اعلیٰ اور بحرِ اسفل کے درمیان نورانی منبر پر ہیں، اور تمام زمین پر چلنے والے جانوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُنکی اطاعت و فرمانبرداری کریں، اور صبح و شام اُنکے سامنے روحوں کو پیش کیا جاتا ہے ——— یہ وہ احادیث و آثار ہیں جو ارواح کی جائے اقامت کے بارے میں ہمیں معلوم ہو سکی ہیں۔ اِن آثار کے اختلاف کے بموجب علماء کے درمیان بھی اختلاف ہے۔ ابنِ قیم نے کہا ہے کہ عالمِ برزخ میں ارواح کی جائے اقامت میں بہت بڑا فرق و تفاوت ہے۔ اور دلائل کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے، کیونکہ ہر ایک کا حال لوگوں کے مختلف فرقوں کی بناء پر باعتبار درجات جداگانہ ہے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ بہر تقدیر روح کا بدن سے متصل ہونا اس حیثیت سے صحیح ہے کہ وہ مخاطب کیے جاتے، اُن پر سلام کہا جاتا، اور اُن کا آخری مسکن سامنے لایا جاتا ہے۔ اسکے سوا اور بھی باتیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ روح کی مختلف شانیں ہیں۔ لہٰذا جو رفیقِ اعلیٰ میں ہے

وہ رُوح بدن سے اس حیثیت کے ساتھ متصل ہے کہ جب اُن پر سلام عرض کیا جاتا ہے تو وہ سلام کا جواب دیتے ہیں، یہ انکا اعزاز و اکرام ہے۔ اس جگہ پر یہ قیاس کرنا غلط ہے جو غائب کا حاضر پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ رُوح بحیثیت اسکے کہ وہ اُن جسموں میں زمانہ گزارے جسکے لیے مکان کا ہونا ضروری ہے، تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اسکے سوا میں ہو سکے، حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ بلاشبہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے اپنی قبر میں کھڑے دیکھا، اور آپ نے چھٹے آسمان پر بھی اُنکو ملاحظہ فرمایا، تو اُنکی رُوح وہاں مثالی بدن میں تھی، اور وہ اپنی قبر انور میں اپنی روح کے اصلی بدن کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اور سلام کا جواب دے رہے تھے اور اس بدن میں رُوح واپس کردی گئی تھی، کیونکہ وہ رفیقِ اعلیٰ میں ہیں۔ لہٰذا ان دونوں امروں میں کوئی تباین اور مغایرت نہیں ہے، کیونکہ روح کی شان، جسموں کی شان سے جُدا اور مختلف ہے۔ اور بعض علماء نے اسکی مثال آسمان میں سورج اور زمین پر اُسکی شعاعوں کے ساتھ دی ہے۔ اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میرے روضۂ انور پر حاضر ہو کر درود بھیجتا ہے، اُسے میں خود سُنتا ہوں، اور جو دُور سے بھیجتا ہے اُسے میرے حضور پہنچایا جاتا ہے۔ یہ بات اس قطعیت کے ساتھ ہے کہ آپ کی روحِ مقدس علیین میں انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ رفیقِ اعلیٰ میں ہے۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ رُوح کا علیین میں ہونا، یا آسمان و زمین کے درمیان مارنح ہونا، یا سجین میں ہونا، ان میں کوئی منافات نہیں ہے۔ اور رُوح کا بدن کے ساتھ اس حیثیت سے متصل ہونا کہ وہ ادراک کرے، سُنے، نماز پڑھے، اور قرأت کرے کچھ بعید نہیں ہے۔ باوجودیکہ یہ بات دنیاوی موجودگی میں غائب کے لیے دشوار ہے، دنیا میں اسکی مشابہت نہیں ہے، اور برزخی و اُخروی اُمور اس نہج پر ہیں، جو دنیاوی عادتوں کے برخلاف ہیں۔ انھوں نے یہانتک کہا کہ خلاصہ بحث یہ ہے کہ سعید و بدبخت روحوں کیلیے ایک مستقل ٹھکانا نہیں ہے

ہر ایک رُوح کا محل مختلف ہے، اور ہر ایک کا قبروں میں اپنے جسم کے ساتھ اتصال و تعلق ہے۔
اسی لیے کوئی نعمتیں پاتا ہے، اور کوئی دائمی عذاب میں مبتلا رہتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے۔
اور حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی روحیں علّیین میں ہیں، اور کافروں
کی روحیں سجّین میں ہیں، اور ہر روح کیلیے اپنے جسم کے ساتھ معنوی اتصال و قرب ہے، اور
دنیاوی حیات میں جیسا اتصال ہے، یہ اُسکے مشابہ نہیں ہے، بلکہ سونے والے کی حالت کے
کچھ مشابہ ہے۔ اگرچہ سونے والے کی حالت سے زیادہ متصل ہے۔
فرماتے ہیں کہ اسی بناء پر مختلف روایتوں کے مابین جمع توفیق ممکن ہے، خواہ
اُنکا ٹھکانا علّیین میں ہو، یا سجّین، یا کنوئیں اور وادی میں۔
اور وہ جو ابنِ عبدالبر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ اُن کی فنا ہونے والی ہیں، فرماتے ہیں
کہ اسکے باوجود اُنکے لیے تصرف میں اجازت ملی ہوئی ہے اور وہ علّیین یا سجّین سے اپنے محل کی طرف لوٹتی ہیں
اور فرماتے ہیں کہ جب میّت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کرتے ہیں تو مذکورہ اتصال برقرار رہتا ہے،
اسی طرح جب تمام اجزاء جدا جدا متفرق ہو جائیں تب بھی اتصال باقی رہتا ہے۔
صاحب الافصاح رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ منعم یعنی نعمت پانیوالوں کی مختلف جہتیں ہیں
کچھ تو وہ ہیں جو جنت میں مختلف درختوں پر پرندوں کی شکل میں اُڑنے والے ہیں، اور کچھ وہ ہیں
جو سبز پرندوں کے قالب میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو زرد رنگ کی مانند پرندوں کے قالب میں ہیں،
اور کچھ وہ ہیں جو جنت کے درختوں میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو اُنکے اعمال کے ثواب
کے مطابق تخلیقی صورتوں میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو استراحت بھی کرتی ہیں، اور اپنے جسموں کی طرف
جاکر اُنکو دیکھتی بھی ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو مرنے والوں سے ملاقات کرتی ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو
میکائیل کی سپردگی میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی سپردگی میں ہیں، اور
کچھ وہ ہیں جو حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی سپردگی میں ہیں۔ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ قول
احادیث کے جمع کرنے میں بہت اچھا ہے تاکہ اعتراضات دُور ہو جائیں۔

اور امام بیہقی، عذابِ قبر کے بیان میں، ارواحِ شہداء کے بارے میں حضرت ابنِ مسعود کی حدیث، اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہم کی حدیث بیان کرنے کے بعد مذکورہ قول کے مطابق بیان فرماتے ہیں۔ اسکے بعد بخاری کی حدیث جو براء سے مروی ہے، بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ "انکے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے" اسکے بعد وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا فرزند ابراہیم جنت میں دودھ پی رہا ہے حالانکہ وہ مدینۂ منوّرہ کے قبرستان بقیع میں مدفون ہیں۔

اور شعبی "بحر الکلام" میں فرماتے ہیں کہ ارواح کی چار قسمیں ہیں۔ ایک انبیاء کی روحیں ہیں، جو انکے جسموں سے نکل کر مشک و کافور کی مانند صورت اختیار کر لیتی ہیں، اور وہ جنت میں کھاتی پیتی نعمتیں حاصل کرتی ہیں، اور رات کو عرشِ الٰہی کی قندیلوں میں ٹھہرتی ہیں۔ دوسری فرمانبردار شہداء کی روحیں ہیں، جو اپنے جسموں سے نکل کر جنت میں سبز پرندوں کی صورت میں کھاتی پیتی اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں، اور رات کو عرش کے نیچے قندیلوں میں آویزاں ہو جاتی ہیں، تیسری اطاعت گزاروں کی روحیں ہیں، جو جنت کی دیواروں کے پاس رہتی ہیں نہ وہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور نہ نعمتیں پاتی ہیں، لیکن جنت میں چل پھر سکتی ہیں۔ چوتھی مسلمان گنہگاروں کی روحیں ہیں، جو آسمان و زمین کے درمیان ہوا میں رہتی ہیں۔

لیکن کفّار کی روحیں! تو وہ سجّین میں ساتوں زمین کے نیچے سیاہ پرندوں کے خول میں مقیّد ہیں، مگر اُن کا اپنے جسموں سے ساتھ تعلق رہتا ہے، اس لیے اُن کی روحیں عذاب محسوس کرتیں، اور اُنکے جسم درد و تکلیف محسوس کرتے ہیں، جسطرح آسمان میں سورج ہے اور زمین میں اُس کی روشنی اور حرارت ہے۔

مسلمانوں کے بچوں کی نگہداشت اور اُنکی رضاعت

ابنِ ابی الدنیا "کتاب العزیٰ" میں سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، لہٰذا وہ جنت میں آسودہ اور تروتازہ ہے، وہ کہتا ہے، اے رب! میرے ماں باپ کو میری طرف لوٹا۔

اور ابنِ ابی الدنیا، خالد بن ملکان سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام طوبیٰ ہے، جو سب کا سب پستان ہے، لہٰذا جو بچہ بچپنے میں مر جاتا ہے، تو وہ بچہ اُس درخت کے پستان سے دُودھ چوستا ہے اور خلیل الرحمٰن علیہ السلام اُسکی حفاظت و نگہداشت فرماتے ہیں۔

اور ابنِ ابی حاتم اپنی تفسیر میں بروایت خالد بن ولید، خالد بن ملکان روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام طوبیٰ ہے، وہ سب کا سب پستان ہے، اس سے جنتی بچے دُودھ چُوستے ہیں، اگرچہ عورت کے اسقاط کا بچہ ہو، اور جنتی نہروں میں کھیلتے ہیں یہانتک کہ قیامت قایم ہو جائے، تو اُنکو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمائے گا۔

اور ابنِ ابی الدنیا "العزیٰ" میں عبید اللہ بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جسکے پستان، گائے کے پستان کی مانند ہیں، جنتی بچے اُس سے غذا حاصل کرتے ہیں اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں، اور حاکم نے "المستدرک" میں روایت فرمائی۔ اور امام بیہقی و ابنِ ابی داؤد، دونوں نے "البعث" میں اسے صحیح کہا۔

اور ابنِ ابی داؤد "العزیٰ" میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کی اولاد جنت میں ہے، اور اُنکی کفالت حضرتِ ابراہیم و سارہ کرتے ہیں یہانتک کہ قیامت کے دن اُنکو اُنکے والدین کو لوٹا دیا جائیگا۔ والحمد للہ رب العٰلمین

تمّت

۳۰۔ شوال المکرم ۱۳۸۳ھ — ۱۵۔ مارچ ۱۹۶۴ء یوم یکشنبہ

مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور (پاکستان)


طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة
الله اکبر
قرة العیون
و
مفرح القلب المحزون
ناشر
ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لاہور